"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

ماہنامہ خدام الدین لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ

سالنامہ

12
1980

فتح 1359 ہش

دسمبر 1980

ایڈیٹر
نسیم سیفی

A section of Ahmadis listening to Huzur in Nigeria

حاضرین حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا
افتتاحی خطاب سن رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Federal Radio Corporation of Nigeria
interviewing Huzur, in Lagos

Laying the Foundation Stone of Laboratory Bloc of Ahmadiyya Hospital in Nigeria

لیگوس کے قریب احمدیہ ہسپتال کے لیبارٹری بلاک کا
سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔

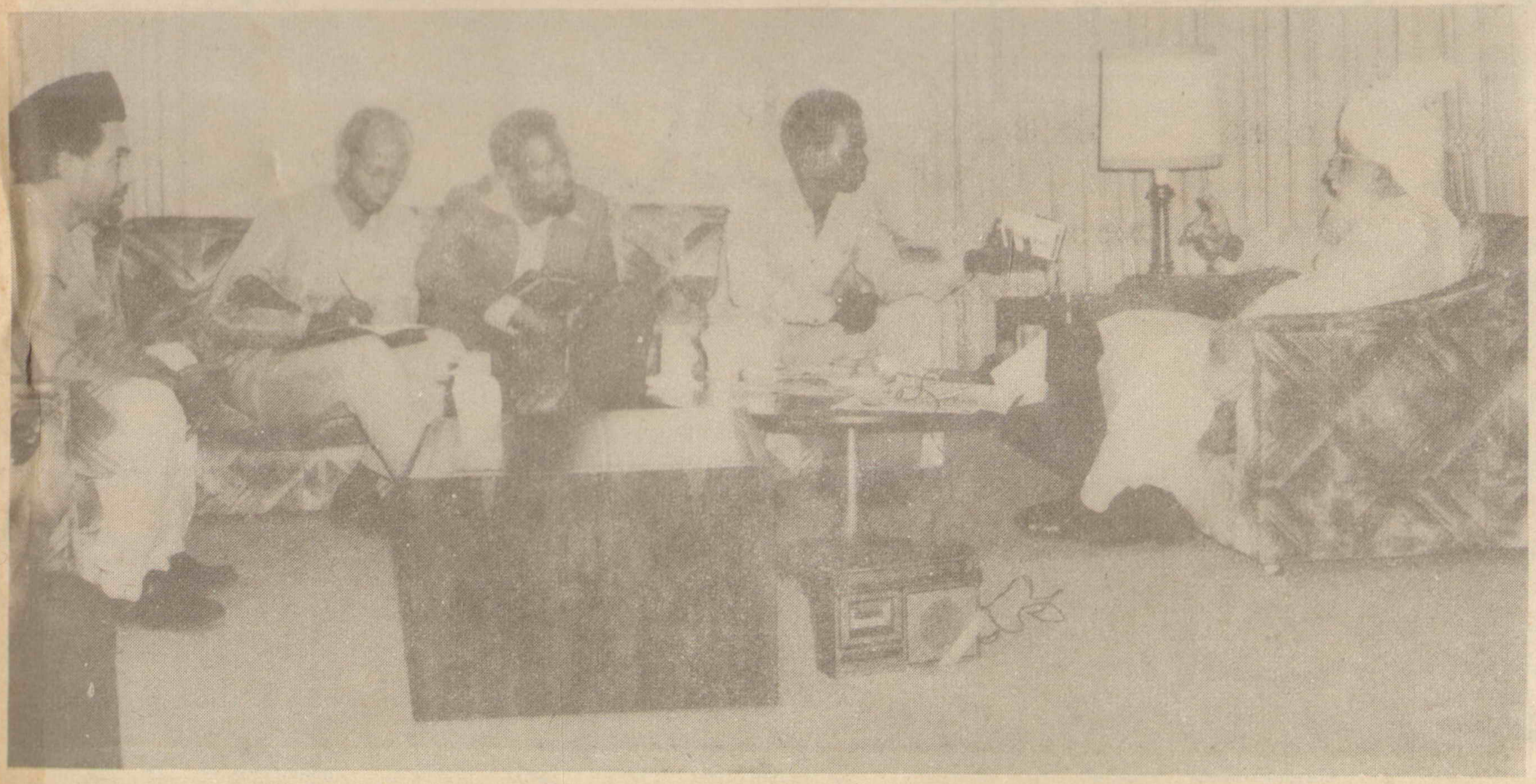

فیڈرل ریڈیو کارپوریشن کے نمائندے حضورؒ سے انٹرویو کر رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ماہنامہ

تحریک جدید

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتح ۱۳۵۹ ہش
دسمبر ۱۹۸۰ء

سالنامہ

ایڈیٹر

نسیم سیفی

— سالانہ چندہ —

پاکستان	پانچ روپے
فی پرچہ	پچاس پیسے
بیرونی ممالک (بحری ڈاک)	ایک پونڈ
" " (ہوائی ڈاک)	تین پونڈ
سالنامہ	دو روپے

— ترتیب —

- تنظیم - ادارہ ۲
- ایک شعر - اقتباس ۴
- حضور ایدہ اللہ کے ارشادات ۵
- تعلیمی منصوبہ ۱۲
- تربیت نفس - تربیت اولاد - محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ۱۳
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تعلیم و تربیت ۳۴
- حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطبہ جمعہ ۳۵
- نارو سے میں مسجد کا افتتاح ۳۸
- لنڈن میں عید ۳۹
- قرآن حکیم کے عجائبات - مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۴۱
- نظم - شیدا گجراتی ۴۶
- " مکرم نصیر احمد خان صاحب ۴۷
- " " ثاقب زیروی صاحب ۴۸
- " " عبدالمنان صاحب ناہید ۴۹
- " نسیم سیفی ۵۰
- " قرطبہ کی شام - مکرم ثاقب زیروی صاحب ۵۱
- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پریس کانفرنس ۵۲
- اشتہارات ۵۶ تا ۶۰

پبلشر :- عبداللطیف

پرنٹر :- سید عبدالحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت - دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان

تاریخ اشاعت - ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر - ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۶۷۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۶ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ شمارہ ۱۲

دسمبر ۱۹۸۰ء

اداریہ

خوش آمدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُفق سے تا بہ اُفق یوں تو فاصلے ہیں بہت
مسافتوں کے سلیقے میں انقلاب آیا

کسی نے رختِ سفر شرق سے جو باندھا ہے
یہ کیوں ہے، کیا کبھی سوچا ہے اور سمجھا ہے

یہ وقت وقت ہے اسلام کی اشاعت کا
ہجوم راہروانِ رہِ سلوک کے دن

جو سر بکف ہیں کہ امن و اماں کا دور آئے
وہ پاسبانِ حرم بن کے آ رہے ہیں یہاں

دعائے صبح و مسا اور فغانِ نیم شبی
سمٹ رہی ہے زمیں تو بدل گئی ہے بات

نہ دن طویل رہا اور نہ ہے بھیانک رات
تو غرب تک اسے درکار چند ہی لمحات

ہیں کس یقین کے ہمرنگ سارے امکانات
خدا کے فضل برستے ہیں صورتِ برسات

نیاز و ناز کی ابہام سے معرّیٰ بات
جو وقفِ دینِ محمدؐ رہیں گے تا بہ حیات

اُنہیں کے جذبِ دروں نے بدل دیئے حالات
یہی ہے شغل، یہی بات شاملِ عادات

نسیمِ قلب و نظر فرشِ راہ کیے رکھو
"خوش آمدید ہے اہلِ خلوص کی سوغات"

نسیم سیفی

مہمانِ اداریہ

کامگار مراجعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکوں آیا۔ قرار آیا۔ پیامِ نو بہار آیا
بصد اعزاز و رعنائی جلو میں برکتیں لے کر
وہ آیا جس کو روحِ تمکنت جاں وفا کہیئے
"جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے"
وہ کفر و شرک کے ایواں میں اس جرأت سے للکارا
جو اپنی ذات میں اک انجمن روحِ بہاراں ہے
تعصب خانۂ ایشیا میں توحید پھیلا کر
کچھ اس خوبی سے کی اسلام کے انوار کی بارش
جسے دیکھا تو نا بینا بصیر و بے سخن گویا
خدا والوں کی نظروں کا کرشمہ بھی عجب شے ہے

تھا جس کا رات دن قلب و نظر کو انتظار آیا
وہ جس کی ہر ادا پر خوش ادائی ہے نثار آیا
بڑھا کے دینِ احمد کا زمانے میں وقار آیا
یہ نکتہ ہر سعادت مند کے دل میں اتار آیا
ملائک کو بھی اس پر پیار آیا بار بار آیا
لئے ہمراہ اپنے رحمتِ پروردگار آیا
نویدِ جانفزا یہ کر امامِ کامگار آیا
کہ افریقہ کے ہر مایوس چہرے پر نکھار آیا
میرا محسن، میرا غم خوار، میرا غمگسار آیا
جو اٹھا بے قرار اٹھا جو آیا بے قرار آیا

یہ دولت دو جہاں سے کچھ کم نہیں ثاقب
مرے حصہ میں میرے آقا و مولا کا پیار آیا

ثاقب زیروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شعر

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس شعر میں بنیادی طور پر تین باتوں کا ذکر فرمایا ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پیشوا ہیں۔ دوسری یہ کہ ساری روشنی انہیں کی وجہ سے ہے اور تیسری یہ کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی محبوب ترین شخصیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

پیشوا کے معنی ہیں آگے آگے چل کر صحیح راستہ دکھانے والا۔ اور جو راستہ حضور دکھا رہے ہیں وہ روشن ہی روشن ہے۔ اور اس روشنی کو حاصل اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو جان و دل سے زیادہ عزیز جان کر حضور کی پیروی کی جائے۔

یہی خدا تعالیٰ کا منشاء ہے اور یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اقتباس

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے خدا نے ہمیں مبعوث فرمایا ہے۔ وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں۔ اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں۔ جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے۔ یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا اسے ڈرنا چاہیئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے جہات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے۔ جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۴۳۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے ارشادات

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۶ جون کو ربوہ سے روانہ ہوئے اور ۲۶ اکتوبر کو ایک لمبے دورہ کے بعد واپس تشریف لائے۔ اس دورے کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے متعدد ممالک انگلستان، کینیڈا، امریکہ، نائیجیریا اور غانا تشریف لے گئے۔ لاکھوں انسانوں نے حضور کو دیکھا اور ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات کے ذریعہ کروڑوں انسانوں نے حضور کی باتیں سنیں۔ اور اس طرح ایک نہایت ہی وسیع حلقہ میں اسلام کے پیغام کی صحیح رنگ میں اور مؤثر طریق پر وضاحت ہوئی۔

یورپ، امریکہ اور کینیڈا میں بھی جماعت کے دوستوں نے اور غیر از جماعت دوستوں نے بھی حضور کا والہانہ استقبال کیا۔ لیکن غانا اور نائیجیریا میں استقبال تو تاریخ ساز تھے۔ ان علاقوں میں بیس بیس، تیس تیس ہزار افراد نے نعرہ ہائے تکبیر اور امام جماعت احمدیہ زندہ باد کی بلند بانگ صدا سے ایسا سماں باندھ دیا کہ دیکھنے اور سننے والے ہرگز فراموش نہیں کر سکیں گے۔

مساجد، سکولوں اور ہسپتالوں کے سنگ بنیاد رکھے گئے۔ افتتاح کئے گئے۔ پریس کانفرنسوں کے ذریعہ اسلام کی صحیح تعلیم پیش کی گئی۔ اور مسائل میں بھٹکی ہوئی دنیا کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی گئی کہ مسائل کا حل صرف اور صرف اسلام پیش کرتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔

مستقبل قریب کی انقلاب آفرین تبدیلیوں کی جھلکیاں دکھائی گئیں اور انہیں کھول کر یہ بات بتا دی گئی کہ یہ اسلام کا زمانہ ہے اور اب وہ وقت قریب سے قریب تر آتا چلا جا رہا ہے جب ہر شخص اس کی تعلیمات سے بہرہ مند ہونے کا فخر حاصل کر سکے گا۔

ہم درج ذیل سطور میں حضور ایدہ اللہ کے ارشادات جو حضور نے مختلف مقامات پر اور مختلف مجالس میں فرمائے اختصار کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہم ایک غیر متزلزل یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آج اور کل اور آئندہ کے لئے اس دورے کی سب سے بڑی یادگار حضور کے ارشادات ہیں۔ کیونکہ یہ ارشادات

زندگی سے قریب ترین ہیں اور انقلاب آفرین بھی۔

کراچی میں احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اب چونکہ جماعت ساری دنیا میں پھیل گئی ہے۔ اس لئے ہر مسئلہ کا حل اس رنگ میں ہونا چاہیئے کہ ساری دنیا کے احمدی اس سے مستفید ہو سکیں۔ اس میں حضور نے فرمایا کہ بین الاقوامی شادیوں میں دلہن کیلئے ولی کی مشکل پیدا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی لڑکی مسلمان ہو جائے تو وہ یقیناً مسلمان سے شادی کرنا پسند کرے گی۔ اور اس کے والدین اور دیگر رشتہ دار اس کی مخالفت کریں گے۔ اسلامی تعلیم کے لحاظ سے شادی کے وقت اس کا ولی ہونا ضروری ہے۔ ایسی صورت میں امام جماعت احمدیہ ہی ایسے شخص کو ولی مقرر کرے گا جو ولائت کے فرائض سرانجام دے سکتا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ میں ملک کے مبلغ انچارج کو ایسی لڑکیوں کا ولی مقرر کرتا ہوں وہ خود ولائت کے فرائض سرانجام دیں۔ یا جسے مناسب سمجھیں وہ خود مقرر کر دیں۔

تعلیمی منصوبہ کا حضور ایدہ اللہ نے ذکر فرمایا اور کہا کہ میری ساری دلچسپی قرآن کریم کی تعلیم میں ہے۔ جو شخص جتنا زیادہ تعلیم یافتہ ہوگا اتنا ہی وہ قرآن کریم کو زیادہ آسانی سے سمجھ سکے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ دو باتیں ارشاد فرمانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ جہاں تک میرے دورے کی غرض و غایت کا سوال ہے۔ یہ دورہ کئی وجوہات سے ضروری ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں ایسے فضل فرمائے ہیں۔ اور بیرونی ممالک میں ترقی کی ایسی راہیں کھولی ہیں کہ اس کا فائدہ اٹھانے اور غلبۂ اسلام کے کام میں تیزی پیدا کرنے کے لئے ان ممالک میں جانا ضروری ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے سپین میں حاصل کی گئی زمین اور وہاں مسجد کے سنگ بنیاد کے رکھے جانے کا بھی ذکر فرمایا۔ اوسلو (ناروے) میں حاصل کی گئی ایک سہ منزلہ عمارت کے حصول کے سلسلہ میں فرمایا کہ اسے مسجد اور مشن ہاؤس کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔

اس سلسلہ میں حضور نے مغربی افریقہ کا بھی ذکر فرمایا کہ وہاں حکومتیں ہمیں سکولوں اور ہسپتالوں کے لئے زمینیں دے رہی ہیں اور ہمیں چاہیئے کہ ہم جلد از جلد وہاں زیادہ سے زیادہ سکول اور ہسپتال بنائیں۔ انسانیت کی خدمت کا یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ اور اس موقعہ کی رعنا کو حاصل کرنے کا۔

احمدیہ مشن جرمنی نے حال ہی میں قرآن مجید کا جرمن ترجمہ شائع کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کی اشاعت پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ نیز

ہدایت فرمائی کہ آئندہ اس امر کا خیال رکھا جائے کہ قرآن مجید کا عربی متن پہلے ہو اور ترجمہ اس کے سامنے بلحاظ ترتیب بعد میں درج کیا جائے۔ فرمایا اصل قرآن تو اس کا عربی متن ہے۔ اس لئے اس کا مقدم ہونا ضروری ہے۔

فرینکفورٹ میں احباب جماعت سے اجتماعی ملاقات کے دوران حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دوست دنیا کی عارضی زینتوں کی طرف نہ دیکھیں۔ بلکہ ہمیشہ رو بخدا رہیں اور اس پر کامل توکل رکھتے ہوئے اپنی زندگیوں کو قرآنی انوار اور اس کے لازوال و بے مثال حسن کا آئینہ دار بنائیں۔ تاکہ لوگ ان کے عملی نمونہ سے متاثر ہو کر اسلام کی طرف کھچے چلے آئیں اور اس طرح اسلام ان کے ذریعہ سے دنیا میں غالب آتا چلا جائے۔

طویل سفر کی غرض و غایت

اپنے طویل سفر کی غرض و غایت بیان فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

میں نے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے ایک طویل سفر اختیار کیا ہے۔ یورپ کے متعدد ممالک کے علاوہ افریقہ۔ نیز امریکہ اور کینیڈا جانے کا ارادہ ہے۔ ایک تو یورپ کے مشنوں کی تعداد میں اضافہ ہو چکا ہے اور ان میں دن بدن وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ اور ان کی طرف زیادہ وقت اور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ دوسرے پاکستانی احمدی ان ممالک میں خاصی تعداد میں آ چکے ہیں۔ ان کی تربیت اور غیر اسلامی ماحول سے ان کی حفاظت ضروری ہے۔ وقت کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ مغربیت اور لادینیت کے اثر سے انہیں بچایا جائے اور انہیں غلبۂ اسلام کی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے قابل بنایا جائے۔ یہ سب امور ایسے ہیں جو وقت اور توجہ چاہتے ہیں۔ اور ان کے لئے سفر اختیار کرنا ضروری ہے۔

خدائی تدبیر اور اسکی کارفرمائی

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تدبیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں بعض ضروری باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ جن کا تعلق غلبۂ اسلام کی صدی سے ہے۔ جو چند سال کے بعد شروع ہونے والی ہے۔ آپ نے فرمایا شروع زمانہ خلافت سے مجھے اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تدبیر کارفرما نظر آ رہی ہے اور وہ یہ کہ جو تحریک یا منصوبہ بھی میری طرف سے جاری کیا جائے۔ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم سے اس کا تعلق ضرور ہوگا۔

اس ضمن میں آپ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس کے تحت بعض بنیادی تو حیثیت کے کام سرانجام دیئے گئے۔ یہ گویا ابتدا تھی ان منصوبوں کی جو خدائی تدبیر کے تحت غلبۂ اسلام کے تعلق میں جاری ہونے تھے۔

نصرت جہاں سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۷۸ء میں نصرت جہاں کا منصوبہ جاری ہوا۔ اس کا تعلق مغربی افریقہ کے ممالک میں سکول اور کلینک کھولنے سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کوشش میں اتنی برکت ڈالی کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اس منصوبہ کے تحت آپ لوگوں نے جو مالی قربانی کی وہ ۵۳ لاکھ روپے تھی۔ اس رقم سے وہاں سکول اور کلینک کھولے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت ڈالی ہے۔ کہ اب ان ملکوں میں نصرت جہاں کا سال رواں کا بجٹ چار کروڑ روپیہ ہے۔ دو سال کے اندر اندر سولہ ہسپتال کھولنے کی توفیق مل گئی۔

پھر ان کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ اور اب تو میڈیکل سنٹروں کی تعداد ۲۴، ۲۵ ہو گئی ہوگی۔

اس طرح مغربی افریقہ کے ممالک میں پہلے یہ حالت تھی۔ کہ مسلمانوں کا کوئی ایک پرائمری سکول بھی نہ تھا۔ سارے سکول عیسائی مشنوں کے ہوتے تھے مسلمان بچے بھی انہیں کے سکولوں میں پڑھنے پر مجبور تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہاں پرائمری سکول مڈل اور ہائر سیکنڈری سکول کھولنے کی توفیق دی۔

اسی طرح وہاں مسلمان بچوں کی تعلیم کا انتظام ہوا۔ نصرت جہاں منصوبہ کے تحت سولہ نئے ہائر سیکنڈری سکول کھولنے کا وعدہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں وہاں اس سے زیادہ سکول کھولنے کی توفیق عطا کر دی غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے مضبوط بنیادوں کی ضرورت تھی۔ سو اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں منصوبہ کے تحت یہ بنیادیں قائم کر دیں۔ ہماری اس تعلیمی خدمت کا یہ اثر ہے کہ نائیجیریا میں جماعت کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ملک کے صدر نے جو پیغام بھیجا اس میں جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا

"میں تمام فرقوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ انہیں بھی ملک و قوم کی اس طرح خدمت کرنی چاہیئے جس طرح جماعت احمدیہ نائیجیریا کر رہی ہے۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ

تیسرا بڑا منصوبہ جو جماعت کے سامنے پیش کیا گیا ہے وہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ ہے۔ اس کا تعلق غلبۂ اسلام کی صدی کے شایان استقبال سے ہے۔ اس ضمن میں حضور نے اشاعت قرآن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک دن مجھے یہ بتایا گیا کہ تیرے دورِ خلافت میں پچھلی خلافتوں سے زیادہ اشاعت قرآن کا کام ہوگا۔ چنانچہ اب تک میرے زمانہ میں پچھلی دو خلافتوں کے زمانوں سے قرآن مجید کی دوگنا زیادہ اشاعت ہو چکی ہے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے کئی لاکھ نسخے طبع کرا کر تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ اس کے بعد حضور نے فرانسیسی، اٹیلین اور سپینش زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت کے انتظامات

کی تفاصیل بیان فرمائیں۔ اور فرمایا کہ خدا نے چاہا تو چند سال تک یہ تراجم بھی شائع ہو جائیں گے مزید برآں دیباچہ قرآن کریم کا فرانسیسی ترجمہ طباعت کے لئے پریس میں جا چکا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ خدا کا ہی کام ہے۔ اور وہی اس کی انجام دہی کے سامان کر رہا ہے۔ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ خدا پر توکل رکھو اور اسی کو کارساز سمجھو۔ خدا کے سوا ہر شے کو لاشے محض سمجھو۔ اور اس بات پر یقین رکھو کہ وہی تمہاری حقیر کوشش میں برکت ڈالیگا اور اس کے اعلیٰ نتائج پیدا کرے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیمی ترقی کا عظیم منصوبہ

اس کے بعد حضور نے تعلیمی ترقی کے عظیم منصوبہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ فرمایا یہ منصوبہ غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیابی کی غرض سے جاری کیا گیا ہے۔ فرمایا اس منصوبہ کی اہمیت یہ ہے کہ افراد جماعت کو دنیوی علوم سے دلچسپی بدرجہ آخر ہے کہ اس میں قدآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے کی اہلیت پیدا کی جائے۔ اس امر کو سمجھ لو کہ اسلام کا موعودہ غلبہ علمی تفوق کی بناء پر ظاہر ہوگا۔ اور ہر علم کی بنیاد قرآن مجید میں موجود ہے کوئی دنیوی علم ایسا نہیں جس کا اصولی اور بنیادی طور پر قرآن مجید میں ذکر نہ ہو۔

فرینکفورٹ میں خطاب

حضور نے احباب جماعت کو اپنے محنت سے کمائے ہوئے مال کی حفاظت کرنے اور اس سے اپنا مستقبل بنانے اور اس طرح دنیا کے نئے علاقوں میں قرآن کا پیغام پہنچانے کی تلقین فرمائی۔ اسلام ناواجب خرچ سے منع کرتا ہے۔ جن حالات میں سے آپ لوگ گزر رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر آپ کے لئے اپنے کمائے ہوئے مال کی حفاظت بدرجۂ اولیٰ ضروری ہے۔ حضور نے اس ضمن میں کینیڈا کے شہر کیلگری میں جا کر آباد ہونے والے احمدیوں کا ذکر کیا کہ کس طرح وہ تجارت اور زراعت کے ذریعہ اپنا مستقبل بنا رہے ہیں۔ اور قرآن مجید کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے اور دور دور تک اس کی اشاعت کرنے میں بڑی سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں حتیٰ کہ قطب شمالی کی قریب ترین آبادی میں قرآن مجید کا پیغام پہنچانے اور وہاں اسے عام کرنے انہیں توفیق مل رہی ہے۔

حضور نے احباب سے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ آپ لوگ یہاں روزی کمانے آئے ہیں۔ ایک تو آپ کو جرمن قوم کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ دوسرے آپ انہیں بھی قرآن کی پناہ میں لانے کی کوشش کریں۔ آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو ہیں۔ اور قرآن کی لازوال

بے مثال تعلیم کے آپ حامل ہیں۔ اتنی عظیم الشان تعلیم آپ کے پاس ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ یہاں کے باشندوں کو بتلائیں کہ ان کی فلاح و نجاح اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ وابستہ ہے۔ لیکن اس کے حسن سے حسن لے کر خود اپنی زندگیوں کو حسین بنانا ہوگا۔ تب یہاں کے لوگ اسلام کے حسن سے متاثر ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا اس زمانہ میں آپ سے آخری مطالبہ یہی ہے۔ کہ آپ بھی اس رنگ میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا عزم کریں۔ اور اپنے اس عزم پر قائم رہیں۔ پھر آپ کے عزم اور کوشش کو قبول کرنے والا خدا ہے۔

سلسلۂ خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا خدا بڑا دیالو ہے۔ اور ہمارا خدا بہت پیار کرنے والا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں جب میں سپین گیا تو وہاں یہ دیکھ کر کہ یہ سرزمین جہاں ۸۰۰ سال تک اسلام غالب رہا اب اسلام سے خالی ہے۔ سخت کرب محسوس ہوا۔ میں قریباً ساری رات جاگتا اور دعا کرتا رہا۔ صبح کی اذان کے وقت مجھے بتایا گیا کہ خدا قادر تو ہے۔ لیکن ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔ اس سے مجھے بہت تسلی ہوئی۔ الحمد للہ کئی مرحلوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے دس سال بعد ہمیں قرطبہ کے قریب ایک شاہراہ پر تیرہ کنال کا ایک قطعہ زمین عطا کر دیا۔ حکومت نے ہمیں اس پر مسجد تعمیر کرنے کی تحریری اجازت دیدی ہے آخر میں حضور نے فرمایا ہمارا خدا بہت فضل کرنے والا خدا ہے۔ اپنی زندگیوں کو قرآنی انوار اور اس کے لازوال اور بے مثال حسن کا آئینہ دار بنائیں۔ خدا کا فضل دیکھو وہ جو پہلے ایک تھا اسے خدا نے آج ایک کروڑ بنا دیا۔

مغربی جرمنی کے جنوبی علاقہ کے لوگوں سے خطاب

حضور نے وسطی اور جنوبی علاقوں کی جماعتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ انسان ہر گھڑی اور ہر آن خدا تعالیٰ قادر کی مدد اور نصرت اور اس کی راہ نمائی کا محتاج ہے۔ اور سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرکے اس سے زندہ تعلق قائم کرے۔ اور اس کے بتائے ہوئے طریقوں پر چل کر اور قدم قدم پر اس سے راہ نمائی حاصل کرکے حقیقی فلاح کی راہوں پر گامزن ہو۔

آخر میں حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل اس لئے نازل ہو رہے ہیں کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے۔ جتنے زیادہ اس کے فضل اور رحمتیں نازل ہو رہی ہیں۔ اتنی ہی زیادہ آپ کی ذمہ واریاں بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ اور آپ نے ہی آگے بڑھ کر یہ کام کرنا ہے۔

ہیمبرگ اور شمالی شہروں کے احباب سے حضور کا خطاب

جرمنی کے مختلف علاقوں کے احباب مختلف دنوں میں حسب پروگرام حاضر ہو کر حضور کی زیارت اور مصافحہ کا شرف حاصل کرتے رہے۔ حضور نے ان کے سامنے قرآن مجید کی آیت

مکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین

(آل عمران آیت ۵۸)

کی لطیف اور پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح مخالفین حق حق کو مٹانے کی تدبیریں کرتے ہیں اور انہیں انتہا تک پہنچاتے ہیں۔ اور پھر کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں اور رحمتوں سے اچھے بندوں کو ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔

دینِ محمدؐ

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی ۱۹۸۹ء

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۹۸۹ء میں احمدیہ جماعت کو قائم ہوئے پورے ایک سو سال ہو جائیں گے۔ پہلے ایک سو سال کو الوداع کہنے کے لئے اور احمدیت کی دوسری صدی کو خوش آمدید کہنے کے لئے احمدیہ جماعت انشاء اللہ ۱۹۸۹ء میں صد سالہ جوبلی کا اہتمام کر رہی ہے۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطبوں میں، تقاریر میں اور مختلف مقامات پر گفتگوؤں میں اس کی اہمیت واضح فرمائی ہے۔ نیز اس کے لئے ایک روحانی پروگرام جماعت کے سامنے رکھا ہے۔

حضور نے بار بار اس امر پر زور دیا ہے کہ ہمیں اگلی احمدیہ صدی کے استقبال کے لئے پوری طرح تیاری کرنی چاہیئے۔ انفرادی تیاری کے علاوہ جماعت کی طرف سے مجموعی حیثیت میں بھی تیاری ہو رہی ہے۔ مزید مساجد، تراجم قرآن کریم، تربیتی کتب اور مشن ہاؤس۔

ہمارا فرض ہے کہ امام جماعت احمدیہ کے ہر ارشاد پر خوشدلی اور تندہی سے عمل پیرا ہوں تاکہ حقیقی تیاری کرنے والوں میں شمار ہو سکیں۔

تعلیمی منصوبے کا مقصد علم کے میدان میں عالم اسلام کو برتری دلانا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم یورپ کے دل اسلام کی خاطر جیتیں گے

فرنکفورٹ کی مسجد نور میں خطبہ جمعہ

ربوہ ۴ جولائی بروز جمعہ مسجد نور فرنکفورٹ میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے اپنے دورہ میں کی جانے والی مختلف تحریکات کا تذکرہ فرمایا۔ اور اسلام اور احمدیت کے لئے ہر تحریک کے شیریں ثمرات کا ذکر فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ یہ تمام پروگرام اور تحاریک اللہ تعالیٰ کی لا انتہا رحمتوں برکات اور عظمت کی مظہر ہیں۔ اور ہر تحریک کو اللہ تعالیٰ کی مقدس تائید و حمایت میسر رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان تمام پروگراموں کا مقصد جماعت احمدیہ کی آنے والی صدی میں اسلام کی فتح کی راہ ہموار کرنا ہے۔ حضور نے حال ہی میں جاری کئے گئے تعلیمی منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی اور فرمایا کہ یہ منصوبہ علم کے میدان میں انشاء اللہ تعالیٰ عالم اسلام کی برتری اور قیادت کا ذریعہ ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ اس منصوبے کے ذریعہ ہم یورپ کے دل اسلام کی خاطر جیتیں گے۔ حضور نے احباب پر زور دیا کہ وہ دعاؤں کے ذریعہ سے اس منصوبے کی کامیابی میں حصہ لیں:

تقریر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر

انگلستان کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت نفس۔ تربیت اولاد

آج میں تربیت کے موضوع پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ لفظ تربیت بہت وسیع مفہوم کا حامل ہے۔ سب پہلوؤں پر تو اس مختصر وقت میں کچھ کہنا ممکن نہ ہوگا اس لئے میں دو بنیادی پہلوؤں پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ ہیں اپنے نفس کی تربیت اور اولاد کی تربیت۔

یہ امر ہے کہ کہنا چاہیئے کہ مربی وہی ہو سکتا ہے جو خود تربیت یافتہ ہو۔ کیونکہ اگر تربیت کرنے والے کا اپنا نمونہ اسلامی تعلیم کے مطابق نہ ہو تو اس سے اپنی اولاد کی تربیت کی توقع عبث ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کے الفاظ میں انہی دو بنیادی پہلوؤں کی طرف متوجہ فرمایا ہے اور یہی وہ مضبوط بنیاد ہے جس پر قوموں کی اعلیٰ و ارفع عمارت کھڑی کی جا سکتی ہے اور قومی زندگی کا تسلسل برقرار رکھا جا سکتا ہے۔

چونکہ تربیت کے یہ دونوں پہلو آپس میں ایسا گہرا تعلق رکھتے ہیں کہ ان کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے میں یکجائی طور پر ہی ان کو بیان کروں گا۔

سورۂ لقمان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا

مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ
مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ
مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰبُنَيَّ
اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ
مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ
صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ
اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا
اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ
خَبِيْرٌ ۝ يٰبُنَيَّ اَقِمِ
الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ
وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ
عَلٰي مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ
ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝
وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ
وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ
مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ
فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ
صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ
لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝

(سورۂ لقمان آیات ۱۴ تا ۲۰)

ترجمہ:۔ اور (یاد کرو) جب لقمان نے
اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا
اے میرے بیٹے اللہ کا شریک کسی
کو مت قرار دے۔ شرک یقیناً بہت بڑا
ظلم ہے اور ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا
اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کر۔ انسان
کو اپنے والدین کے متعلق (احسان کرنیکا)
تاکیدی حکم دیا تھا (اور) اس کی ماں نے
اسے کمزوری کے (ایک دور کے) بعد
کمزوری (کے دوسرے دور) میں اٹھایا
تھا اور اس کا دودھ چھڑوانا دو[2] سال
کے عرصہ میں تھا (یاد رکھو کہ) میری
ہی طرف (تجھ کو) لوٹ کر آنا ہوگا اور
اگر وہ دونوں تجھ سے بحث کریں کہ تو
کسی کو میرا شریک مقرر کر جس کا تجھے
کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی بات مت
مانیو۔ ہاں دینی معاملات میں ان کے ساتھ

---

[1] سورۂ احقاف میں کہا گیا ہے کہ حَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا (آیت ۱۶) یعنی بچے کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھڑانا تیس مہینے کی مدت میں ختم ہوتا ہے لیکن یہاں دو سال کہا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بعض بچے حمل پیدا ہو جاتے ہیں اور کمزور ہوتے ہیں۔ بعض زیادہ دن میں پیدا ہوتے ہیں اور مضبوط ہوتے ہیں۔ دوسری آیت میں بتایا ہے کہ جب کمزور ہو اور حمل پیدا ہو جائے تو اس کے دودھ پلانے کا عرصہ لمبا کر دیا جائے تاکہ وہ مضبوط ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیک تعلقات قائم رکھیو اور اس شخص
کے پیچھے چلیو جو میری طرف جھکتا ہے
اور تم سب کا لوٹنا میری طرف ہی ہوگا
اس وقت میں تم کو تمہارے عمل سے
خبردار کروں گا (لقمان نے کہا کہ) اے
میرے بیٹے بات یہ ہے کہ اگر ایک
عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہو۔
پھر وہ (رائی کے برابر عمل کسی) پتھر میں
یا آسمانوں میں یا زمین میں چھپا ہوا ہو تو
اللہ اس کو ظاہر کر دے گا۔ اللہ باریک
سے باریک راز کو پا لینے والا اور بہت
خبردار ہے۔
اے میرے بیٹے نماز کو (تمام شرائط سے)
قائم رکھ اور معروف[1] باتوں کا حکم دیتا
رہ اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتا
رہ اور جو (تنگی ترشی) تجھے پہنچے اس
پر صبر سے کام لے۔ یہ بات یقیناً نہایت
ہی ہمت والے کاموں[2] میں سے ہے

---

[1] معروف یعنی وہ باتیں جو عرفِ عام میں اچھی سمجھی جاتی ہیں

[2] قرآن مجید میں مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ہے، مگر محاورہ کے مطابق اس کے معنی اَلْاُمُوْرُ الْمُعْظَمُ عَدَدُہٗ کے ہیں۔ یعنی ایسے کاموں کے جن کے لئے کمر ہمت کسنی پڑے۔ یہ ترکیب ایسی ہے جیسے مَسْجِدُ الْجَامِعِ کی ترکیب ہے

اور اپنے گال لوگوں کے سامنے (غصہ
سے) مت پھلا اور زمین میں تکبر سے
مت چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے
والے اور فخر کرنے والے سے پیار
نہیں کرتا۔
اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار
کر اور اپنی آواز کو دھیما رکھا کر۔
(کیونکہ) آوازوں میں سے سب سے
زیادہ ناپسندیدہ گدھے کی آواز
ہے جو بہت اونچی ہوتی ہے۔

یہاں اس بات کا ذکر بھی کر دوں کہ حضرت لقمان علیہ السلام غیر عرب تھے۔ یعنی لغوی اصطلاح میں عجمی۔ قرآن کریم میں ان کے ذکر میں ضمناً اس طرف اشارہ مقصود ہے کہ قرآن کریم کے دعوے کے مطابق کہ مَامِنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ اللہ تعالیٰ ہر قوم اور ہر زمانہ میں اس زمانہ کے حالات کے مطابق اپنے انبیاء کے ذریعہ تعلیم نازل فرماتا رہا ہے۔

ابھی آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان میں تربیت کے دس گر بیان فرمائے گئے ہیں

۱۔ شرک سے اجتناب
۲۔ عبادت میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا اور تسبیح و تحمید میں مشغول رہنا
۳۔ والدین کی خدمت

۴۔ نیک اور مقرب بندوں کی اتباع
۵۔ نماز پر دوام
۶۔ نیک کاموں کی تلقین کرنا اور بُرے کاموں سے روکنا
۷۔ صبر و استقلال
۸۔ دیانت و امانت
۹۔ انا و استکبار سے پرہیز
۱۰۔ میانہ روی

اس سورۃ کی ابتدا میں وہ بنیادی سچائی اور بنیادی حقیقت بیان کی گئی ہے، جو محور ہے ہر سچائی اور ہر اخلاقی ترقی کا۔ یعنی توحید باری تعالیٰ۔

توحید ہی وہ چشمہ ہے جس سے اعلیٰ روحانی اور اخلاقی نہریں بہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت میں ہی کامل یقین کا لازمی نتیجہ بنی نوع انسان سے ہمدردی۔ اخوت۔ ان کی خدمت اور مساوات ہے۔ حقوق العباد کے ادا کرنے کی توفیق بھی تبھی انسان پا سکتا ہے جب وہ سچا موحد ہو۔ ہر روحانی ترقی کا بنیادی نقطہ توحید باری ہے۔ اس لئے بچوں کی صحیح تربیت کے لئے لازمی ہے کہ ابتدا سے ہی بچوں کے دلوں میں یہ امر گاڑ دیا جائے کہ کامل قدرت اور طاقت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہی حاصل ہے۔ اس کے فضل کے بغیر کوئی روحانی ترقی نہیں ہو سکتی۔ اس کے خدا کے بغیر کوئی طہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نہیں آ سکتا۔ شرک صرف اس امر کا نام نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو سجدہ کیا جائے یا غیر اللہ کی عبادت کی جائے بلکہ ہر وہ خیال اور فعل جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو خیر اور بڑائی کا مورد سمجھتا ہے شرک میں داخل ہے۔ غرض نفس پرستی۔ اسباب پرستی۔ انسان پرستی یا بُت پرستی۔ سب شرک کی راہیں ہیں اور شرک کی باریک سے باریک راہوں سے بھی دور بھاگنا چاہیئے۔ شیطان کا حملہ صرف مشرک پر ہی کارگر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ شیطان روشنی سے بھاگتا اور اندھیرے میں وار کرتا ہے۔ سچا موحد تو روشنی کا مینار ہوتا ہے۔ اس پر شیطان حملہ کی کیسے جرأت کر سکتا ہے۔

توحید باری کے صحیح مفہوم اور معنی کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے متعدد جگہ تشریح بیان فرمائی ہے۔ اور آپ نے اس امر پر بڑا زور دیا ہے تا جماعت کے دل میں یہ بات میخ کی طرح گڑ جائے اور کبھی اس راہ سے بھٹکیں نہ۔ حضور اقدس نے اپنی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" میں تحریر فرمایا:

"حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے۔ اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شرک سے خواہ بت ہو یا انسان ہو۔ خواہ سورج ہو یا چاند ہو۔ یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر و فریب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا کوئی رازق نہ ماننا کوئی معز اور مذل خیال نہ کرنا کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی اوّل۔ ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا۔ دوم۔ صفات کے لحاظ سے توحید۔ یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذات باری کسی میں قرار نہ دینا۔ اپنی محبت اور صدق و صفا کے لحاظ سے توحید۔"

۲۔ اللہ تعالےٰ کا شکر اور تسبیح و تحمید

تربیت کا دوسرا گر عسر و یسر میں اللہ تعالےٰ کا شکر اور تسبیح و تحمید ادا کرتے رہنا ہے۔ اس زندگی میں انسان پر مختلف دورانے میں کبھی فراخی کا زمانہ آتا ہے کبھی تنگی کا۔ کبھی صحت کبھی بیماری۔ کبھی عزت و احترام کا مقام حاصل ہوتا ہے اور کبھی گمنامی کا۔ کبھی رتبہ اور عہدہ حاصل ہوتا ہے اور کبھی اس سے لوٹایا بھی جاتا ہے۔ حیرت آتی ہے ایسے لوگوں پر جو اختیارات اور حکومت کی کرسی پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ اور یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ یہ ان کا جدی یا پیدائشی حق ہے جو ان سے چھینا نہیں جا سکتا۔ اور پھر اس طاقت کے نشہ میں وہ کچھ کر گزرتے ہیں جس سے انسانیت بھی شرمائے۔ اللہ تعالےٰ ظالم اور خود سر کو کبھی نہیں چھوڑتا جو شخص اپنے بد اعمال کے نتیجہ میں خدا کے غضب کو بھڑکاتا ہے اس کا نام و نشان بھی مٹا دیا جاتا ہے۔ لیکن بہت کم ہیں ایسے لوگ جو اس اصل کو سمجھتے ہیں۔

سو ہر حالت عسر و یسر میں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے رہنا ہی موحد کا اصل مقام ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ جو انسان توحید کے مقام پر ہے وہ ناشکرا ہو ہی نہیں سکتا۔ میرے ذاتی مشاہدہ میں ایسے بندے بھی آئے ہیں جو دنیوی مال و اسباب سے اس حد تک بے نیاز تھے کہ ان کی باتیں سنکر ان کے عزت اور احترام میں آنکھیں جھک جاتی ہیں۔ ایک دفعہ ایک کسان سے میں نے پوچھا کہ آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے تو مجھے فرمائیں میں حاضر ہوں۔ ان کا یہ جواب تھا کہ کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اللہ کا دیا سب کچھ ہے۔ دو وقت کی روٹی میسر ہے۔ لیٹنے اور آرام کرنے کے لئے چارپائی ہے۔ موسم کے لحاظ سے تن ڈھانکنے کے لئے لباس ہے۔ مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے رہنے میں حکمت کے متعلق حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جب انسان کسی اعلیٰ مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ مغرور ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اس عرصہ میں بہت کچھ نیک کام کر سکتا ہے اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ۔ اگر تم میرا شکر ادا کرو تو میں اپنے احسانات کو اور بھی زیادہ کرتا ہوں اور اگر تم کفر کرو تو پھر میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔ یعنی انسان پر جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہوں تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے اور تعاون کی بہتری کا خیال رکھے۔ اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور الٹا ظلم شروع کر دے تو پھر خدا تعالیٰ اس سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے اور عذاب نازل کرتا ہے۔ لوگوں کو چاہیئے کہ ایسے کاموں میں لوگوں کی بھلائی کا خیال رکھیں اور ان باتوں کو بھولیں نہیں جن سے اہلِ ملک کا فائدہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ بڑا عہدہ پاکر انسان خدا کو بھول جائے اور اس کا دماغ آسمان پر چڑھ جائے۔ بلکہ چاہیئے کہ نرمی اور پیار سے کام کیا جائے اور چاہیئے کہ جو شخص کسی ذمہ داری کے عہدہ پر مقرر ہو تو وہ لوگوں سے خواہ امیر ہوں یا غریب۔ نرمی اور اخلاق سے پیش آئے۔ کیونکہ اس میں نہ صرف ان لوگوں کی بہتری ہے۔ بلکہ خود اس کی بھی بہتری ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۳۹)

۳۔ والدین کی اطاعت

قرآن کریم نے صحیح تربیت کا جو تیسرا اصول بیان فرمایا ہے وہ ہے والدین کی اطاعت اور خدمت۔ یہ سورۂ لقمان کی اس آیت کے الفاظ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ کیونکہ ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے شکر کے ساتھ والدین کے شکر کو شریک کر دیا ہے۔ یہ اس لئے کہ والدین اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے مظہر ہوتے ہیں۔ ماں باپ کا اپنے بچوں سے محبت کا تعلق۔ ان کا خیال ان کی پرورش کے لئے کوشش اور کاوش کسی بدلہ یا معاوضہ کے حصول کے لئے نہیں ہوتی بلکہ اولاد کے لئے ان کا رحم اور لطف و احسان ایک طبعی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو سشن کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس لئے جو اولاد ماں باپ کی مشکور نہیں اور ان کی خدمت اور واجب احترام کا خیال نہیں رکھتی۔ اور ان کی اطاعت اور فرمانبرداری ان کا طریق نہیں وہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بھی نہیں بن سکتے۔ آپ اگر اپنے گرد و نواح میں نظر دوڑائیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ناخلف اولاد بختی اور تسکین کی زندگی سے محروم ہے۔ ماں باپ کے عزت و احترام کی ضرورت اور اس کے نیک نتائج کے متعلق حضور اقدس نے ایک موقعہ پر شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی سے ان کے والد کے حالات دریافت فرمائے اور اس موقعہ پر حضور اقدس نے ان کو نصیحت فرمائی کہ

"ان کے حق میں دعا کیا کرو ہر طرح اور حتی الوسع والدین کی دلجوئی کرنی چاہیئے۔ دنیوی امور میں جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا۔ ان کی ہر طرح پوری فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ دل و جان سے ان کی خدمت بجالاؤ۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱۷۵)

(واضح رہے کہ حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب کے والد غیر مسلم تھے)

پھر فرماتے ہیں:۔

"پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے۔ ابلیس قرنی کے لئے آنحضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے۔ اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آسکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کی وصیت فرمائی

یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی ..... ہماری تعلیم کیا ہے؟ صرف اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کر کے اس کو ماننا نہیں چاہتا تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے ۔۔۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت

کا منہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک بختی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور فرمانبرداری کے رنگ میں خدا رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ۔ بہتری اسی میں ہے ورنہ اختیار ہے۔ ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۹۵، ۲۹۶)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ آپ کے اس فرمان کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ ماں کی خدمت بھی جنت میں داخل ہونے کا ایک سبب ہے۔ اور دوسرے یہ کہ ماں کی نیک تربیت ہی اولاد کو ان خوبیوں اور نیکیوں کا بیج بو سکتی ہے۔ جو اولاد کو نیک اور متقی اور خدا ترس بنانے میں ممد اور معاون ہوں۔

اب ہماری جماعت کی ماؤں کا فرض ہے کہ اپنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ نیک اور متقی ہوں۔ بدیوں سے بیزار اور نیکیوں میں سبقت رکھنے والے ہوں۔ ماں کے ذکر میں اس طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ بچوں کی تربیت پیدائش کے پہلے سانس سے ہی شروع ہو جاتی ہے اور اب تو سائنس نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے۔ یہ تو سب کو معلوم ہی ہے کہ بچے کی ابتدائی زندگی براہ راست ماں کی زیر نگرانی ہوتی ہے۔ باپ کی نہیں۔ نیک اخلاق اور اعلیٰ صلاحیتیں بہت چھوٹی عمر سے ہی پنپنا شروع ہو جاتی ہیں ہاں تربیت کرنے والی ماں کا اپنا نیک ہونا اور تقوے شرط ہے۔

تبصرہ

جماعت احمدیہ کی ملی خدمات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از قلم

مولانا دوست محمد صاحب شاہد

ہمارے خیال میں تو اس کتاب پر اتنا تبصرہ ہی کافی ہے کہ اس کا نام "جماعت احمدیہ کی ملی خدمات" ہے۔ اور تصنیف ہے یہ مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی کتاب کے نام کی اہمیت کون کسی پر واضح کرنے کی کوشش کرے۔ ہر احمدی دوست اس سے واقف ہے اور مصنف کے نام سے جماعتیں اس قدر متعارف ہیں کہ ان کے متعلق کچھ کہنے کی گنجائش کم ہی ہے۔ خطبہ بیان مقرر (یہ تصنیف تقریر ہی ہے) تاریخی حوالوں کا مخزن سمجھی ہوئی عبارت لکھنے والا۔

ہم صرف اتنا کہیں گے کہ اگر آپ نے یہ کتاب نہیں دیکھی تو ضرور دیکھیں۔ احمد اکیڈمی ربوہ سے دستیاب ہے ÷

۴۔ صحبت صالحین

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا
کونوا مع الصادقین۔ صادقین کی صحبت اختیا
کرو۔ ان کی اتباع کرو تا صراط مستقیم پر رہ سکو۔ اللہ تعا
کے مقرب بندوں میں ایک برقی قوت ہوتی ہے۔ ایک
مقناطیسی کشش اور طاقت ان کو عطا کی جاتی ہے
جو ان کا دامن تھامے رہتے ہیں۔ وہ بھی ان انوار
اور برکات سے حصہ پاتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی
طرف سے ایسے پاک وجودوں پر ہر آن نازل ہوتے
ہیں۔ جماعت کے وہ خوش بخت جن کو حضرت بانی
سلسلہ احمدیہ کی صحبت کا شرف حاصل ہوا۔
یا آپ کے وصال کے بعد جن کو آپ کے ساتھ
رہنے والوں کی صحبت میسر آئی۔ ان کی مجالس میں
بیٹھنے اور ان کی باتیں سننے کا موقعہ ملا صاحب تجربہ
ہیں ان مجالس میں شمولیت سے ذہنوں سے جہل
اور کدورت اور زنگ خود بخود دور ہو جاتا تھا۔
ہماری جماعت کے والدین کا فرض ہے کہ وہ اس
امر کی نگرانی کرتے رہیں کہ ان کے بچوں کی کیسے
لوگوں سے میل ملاقات ہے۔ انگریزی میں ایک مثل
ہے کہ کسی انسان کی قدر و قیمت پہچاننے کے لئے
اس کے دوستوں کی حالت پر نظر ڈالو۔ حضرت بانی
سلسلہ احمدیہ نے جماعت کو بار بار اس طرف بھی
متوجہ کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں آیا ہے۔ قَدْ
أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا اس نے نجات پائی
جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیہ
نفس کے واسطے صحبت صالحین اور
نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا
بہت مفید ہے"

نیز فرمایا:۔

"اگر تم واقعی اس سلسلہ کو شناخت
کرتے ہو اور خدا پر ایمان لاتے ہو۔
اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سچا
وعدہ کرتے ہو۔ تو میں پوچھتا ہوں اس
پر عمل کیا ہوتا ہے۔ کیا کُونُوا مَعَ
الصَّادِقِیْنَ کا حکم منسوخ ہو چکا
ہے؟ اگر تم واقعی ایمان لاتے ہو اور
سچی خوش قسمتی یہی ہے تو اللہ تعالیٰ
کو مقدم کر لو"

۵۔ نماز پر دوام

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا

اَلصَّلٰوۃُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ

یعنی نماز تمام عبادات میں گودے کی
حیثیت رکھتی ہے۔

جس طرح انسان کی جسمانی صحت کے لئے
ہڈیوں کے گودے کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، اسی
طرح انسان کی روحانی صحت کے لئے نماز کو مرکزی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیثیت حاصل ہے۔ نماز بیماریوں سے روکنے اور
بیماریوں کے زہر کو دور کرنے کے لئے تریاق کا
اثر رکھنے والی ہے۔ چھوٹی عمر میں بچوں کے دل
شفاف آئینے کی مانند ہوتے ہیں۔ جن پر ابھی
عمل اور گناہ کی آلائشیں نہیں لگی ہوتیں۔ اسی
لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو
حکم دیا ہے کہ سات سال کی عمر کو پہنچنے پر بچے کو
نماز پڑھانی شروع کر دو۔ تا اس نازک عمر سے
ہی ان کو نماز کی عادت ہو جائے۔ ایک مرتبہ جب
اپنی پوری شرائط کے ساتھ نماز کی عادت ہو جائے
تو الا ماشاء اللہ یہ مستقل اور دائم رہتی ہے۔ نماز
ہی تو ہے جس میں انسان اللہ تعالیٰ سے اپنی
کوتاہیوں۔ غفلتوں۔ غلطیوں اور گناہوں کی معافی چاہتا
اور اس کے عفو کا طلبگار رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام نے جماعت کو یہ نصیحت بھی فرمائی ہے۔
کہ نماز میں اپنی زبان میں بھی دعا کی عادت ڈالو۔
کیونکہ اپنی زبان میں دعا دل پر خاص اثر کرنے والی
ہوتی ہے۔ آپ میں سے بہت کے مشاہدہ میں یہ
امر آیا ہو گا کہ جو بچے التزام اور پوری شرائط کو
ملحوظ رکھ کر نمازیں ادا کرتے ہیں وہ دوسروں کی
نسبت دین کے لئے زیادہ قربانی کرنے والے اور
زیادہ غیرت رکھنے والے ہوتے ہیں۔

ادائیگی نماز اور اس کے نیک اثرات کے
بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے
ہیں:۔

"نماز پڑھے بھاری دریہ کی دعا ہے۔
مگر لوگ اس کی قدر نہیں کرتے.... ہمارا
تجربہ ہے کہ خدا کے قریب لے جانے
والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں۔ نماز
کے اجزا اپنے اندر ادب خاکساری اور
انکساری کا اظہار رکھتے ہیں۔ قیام میں
نمازی دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔
جیسا کہ ایک غلام اپنے آقا اور بادشاہ
کے سامنے طریق ادب سے کھڑا ہوتا
ہے۔ رکوع میں انسان انکسار کے ساتھ
جھک جاتا ہے سب سے بڑا انکسار
سجدہ میں ہے۔ جو بہت ہی عاجزی
کی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۹)

۶۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

یعنی نیک کاموں کی تلقین کرنا اور برے
کاموں سے روکنا۔ صحیح تربیت اور اصلاح نفس
کا یہ بڑا مؤثر ذریعہ ہے۔ کیونکہ جو شخص دوسروں
کو نیک اعمال بجا لانے اور نیکیاں کرنے اور بدیوں
سے روکنے کا وعظ کرے گا وہ خود اپنا محاسبہ
کرنے پر مجبور ہو گا۔ اور اس طرح خود بھی نیک بننے
کی کوشش کرے گا۔ میرے نزدیک اس کا ایک مؤثر
ذریعہ تبلیغ کرنا ہے۔

آخر تبلیغ ہے کیا؟ یہی نا کہ اسلامی تعلیم کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبیاں بیان کرنا۔ اور ان پر عمل کرنے کی تلقین کرنا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کی غرض ہی اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے اور آپ پر ایمان لانے والوں کا یہ فرض ہے کہ تبلیغ اسلام میں لگے رہیں۔ جماعت کے وہ احباب جن کو تبلیغ کا شوق ہے اور تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ تبلیغ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال اور برکات اور انعامات سے انہوں نے حصہ پایا۔ سو اپنی غفلت اور سستی اور بے توجہگی سے اپنی اولاد کو ان انعامات سے محروم نہ کرنا چاہیئے۔ جو تبلیغ کرنے والوں کے لئے مقدر ہیں۔ نیکیوں کی تلقین کرنا اور بدیوں سے روکنا انسانی زندگی کی مسلسل جدوجہد کا نام ہے اللہ تعالیٰ کے ان پیارے بندوں کے سوا جن کو وہ خود معصومیت کی چادر اوڑھا دیتا ہے۔

باقی انسان جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے خواہاں اور اس کے لئے کوشاں ہیں بدی کے خلاف ایک مسلسل جہاد میں مصروف رہتے ہیں۔ اور یہی وہ خوش بخت ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ کا رحم سہارا دیتا اور مغفرت کی چادر اوڑھا کر نجات کا وارث قرار دیتا ہے اس بارے میں حضور اقدس اپنے بعد جماعت کی آئندہ نسلوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ دنیا چند روزہ ہے ایک دن آنا ہے کہ نہ ہم ہوں گے اور نہ تم ہر ایک حالت میں تبدیلی ہے پس اس تبدیلی کو مدنظر رکھو اور آخری وقت کو ہمیشہ یاد رکھو۔ آنے والی نسلیں آپ لوگوں کا منہ دیکھیں گی اور اس نمونہ کو دیکھیں گی اگر تم پورے طور پر اپنے آپ کو اگلی تعلیم کا عامل نہ بناؤ گے تو گویا آنے والی نسلوں کو تباہ کرو گے انسان کی فطرت میں نمونہ پرستی ہے۔ وہ نمونہ سے بہت جلد سیکھتا ہے۔ جو لوگ خود ایک بدی میں مبتلا ہو کر اس کا وعظ کرتے ہیں وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ دوسروں کو نصیحت کرنے والے اور خود عمل نہ کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں۔ ہماری جماعت کو ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق اور عادات۔ استقامت پابندی احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں۔ اگر عمدہ نہیں تو تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ پس ان باتوں کو یاد رکھو"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۴)

"اب اگر انسان خود مومن نہیں بنتا
اور اپنی زندگی کے اصل منشاء کو
پورا نہیں کرتا اور پورا حق عبادت
ادا نہیں کرتا۔ بلکہ فسق و فجور میں زندگی
بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے
تو ایسے آدمی کی اولاد کے لئے
خواہش کیا نتیجہ رکھے گی۔ صرف یہی
کہ گناہ کرنے کے لئے وہ اپنا ایک اور
خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ خود کو نسی کمی
کی ہے جو اولاد کی خواہش کرتا ہے پس
جب تک اولاد کی خواہش محض اس
غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار
اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار
ہو کر اس کے دین کی خادم بنے
بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت
اور گناہ ہے۔ اور باقیات صالحات
کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات
رکھنا جائز ہوگا۔ پس تمہاری بیعت کا
اقرار اگر زبان تک محدود رہا تو یہ
بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی۔ چاہیئے
کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی
ہونے پر گواہی دیں۔"

۷۔ صبر و استقلال

یہ ایک بڑا اہم وصف ہے۔ انسان کے
اعلیٰ اخلاق کا پتہ اس کے صبر و استقلال کے وصف
سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ ہر ترقی دینی ہو یا دنیاوی
اس میں صبر و استقلال کا بڑا حصہ ہے۔ جو اس
مقام پر کھڑا ہے وہ اس یقین پر بھی قائم ہے کہ
آفات و ابتلاء کی آندھیاں اس کے نیک اعمال کو
بکھیر نہیں سکتیں۔ نیک اعمال خواہ رائی کے ایک
دانہ کے برابر بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں محفوظ
ہیں۔ جن کی جزا وہ رحیم کریم آقا ضرور اور اپنے قرب کے
رنگ میں ظاہر فرماتا ہے۔ احمدی والدین کو اپنے
اندر اور اپنی اولاد کے اندر یہ وصف پیدا کرنے
کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا شیطانی وساوس اور
دجالی فتنوں سے وہ محفوظ ہو جائیں۔ حضرت بانی
سلسلہ احمدیہ جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

"تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو
زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ
یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور
ہر طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور
ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک
وہ جو خدا کی بات پر ایمان لائے اور
درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے
نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی
ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش
کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں
صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی
ابتلاء سے لغزش کھائے گا۔ وہ کچھ بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور
بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر
وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا
تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو آخر تک
صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے
زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی
آندھیاں چلیں گی۔ اور قومیں ہنسی
اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دنیا ان سے
سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی
وہ آخر فتحیاب ہوں گے۔ اور برکتوں
کے دروازے ان پر کھولے جائینگے
خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ
میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو
لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس
کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ
ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں
اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ
سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا
کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا
ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا
قدم ہے۔"

(رسالہ الوصیت ص ۱۱)

۸۔ دیانت و امانت

قومی ترقی میں اس امر کو بڑا دخل ہے جو
قوم دیانت و امانت کے مقام پر نہیں۔ اس کا قدم
تنزل کی طرف ہے۔ روحانی سلسلوں میں اموال کی
زیادتی اپنی ذات میں کوئی خوبی کا باعث نہیں۔ یہ
مقصود اور منزل کو پانے کا ایک ذریعہ تو ضرور ہیں
بشرطیکہ اغراض دینیہ میں صرف ہوں۔ لیکن مقصود
یا منزل نہیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنی تصنیف الوصیت
(جو در اصل جماعت کے نام آپ کی وصیت ہے جیسے
ماں باپ بچوں کے لئے اپنے مرنے کے بعد کے
لئے ہدایات یا نصائح چھوڑ جاتے ہیں) میں فرماتے
ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ یہ دور از قیاس
باتیں ہیں بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ
ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔
مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال
جمع کیونکر ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر
پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش
سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے
یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ
لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں
کثرتِ مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھائیں
اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا
کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ
کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لئے کام
کریں۔" (الوصیت ص ۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۹۔ انا و استکبار سے اجتناب

اخلاق حسنہ میں انا و استکبار سے اجتناب

کو بڑا درجہ حاصل ہے۔ اور اخلاق سیئہ میں سب سے گھناؤنی بد خلقی انا و استکبار ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ خود پرست اور متکبر انسان کبھی فلاح نہیں پا سکتا آخر سوچنے کا مقام ہے کہ شیطان کس بناء پر فرشتہ سے شیطان بنا وہ تکبر ہی تو تھا جس نے اسے راندہ درگاہ بنا دیا۔ متکبر کبھی فیض رساں وجود نہیں بن سکتا خود پرست کبھی دوسروں کے جذبات اور احساسات کا خیال نہیں رکھ سکتا۔ ہمیں اپنے بچوں میں فروتنی اور انکساری پیدا کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ فیض رساں وجود بن سکیں۔ تکبر کی لعنت کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے۔ جو دونوں جہان میں انسان کو رسوا کر دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے۔ مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا تھا۔ مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا۔ جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اس کی نخوت بینی کی اس لئے وہ مارا گیا۔ اور طوق لعنت اس کی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۸)

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تکبر سے بچو۔ کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سن لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے۔ اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پوری طور پر اطاعت نہیں کرنا چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے اور جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریر
کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر
سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش
کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو۔
تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے
اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی
طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی
سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو
اور جس قدر دنیا میں انسان کسی سے
ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔
پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور
غریب اور مسکین اور بے ضرر۔ تا تم
پر رحم ہو۔"
(نزول المسیح ص ۲۴-۲۵)

۱۰۔ میانہ روی

یعنی افراط اور تفریط سے بچ کر درمیانی راستہ
اختیار کرنا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا

تم کو ایک ایسی امت بنایا جو درمیانی راستہ اختیار
کرنے والی ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنے متبعین کو ہدایت فرمائی کہ وہ ہر قسم کی انتہاء
سے بچنے کی کوشش کریں۔ بڑا فلسفہ ہے اس
تعلیم اور اس ارشاد میں۔ سب انسانوں کے قویٰ
ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ہر انسان اللہ تعالیٰ کی
عطا کردہ عقل و فہم۔ اسباب اور قوت عمل کے
مطابق ہی اپنے اعمال کا جواب دہ ہے اور اسی
کے مطابق ہر انسان کا محاسبہ ہوگا۔

افراط و تفریط کے بارے میں حضرت اقدس
نے فرمایا کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے اسلام کو دوسرے
لوگوں کے لئے نمونہ بنایا ہے۔ اس میں
ایسی وسطی راہ اختیار کی گئی ہے جو
افراط و تفریط سے بالکل خالی ہے۔"

خلاصہ کلام یہ کہ سورۂ لقمان کی الآیات میں
اللہ تعالیٰ نے ان راستوں کی نشاندہی فرما دی ہے
جو اصلاح نفس اور تربیت اولاد کے لئے ضروری ہیں
جن پر چل کر ہر آنے والی نسل ان ذمہ داریوں کو
اٹھانے کے قابل ہو سکتی ہے۔ جو اس زمانہ کے مامور
اور مرسل کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈالی
گئی ہیں۔

یہ امر بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ
کسی بھی کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ جو دنیا کے حصول
کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو دنیا مل جاتی ہے اور جو
آخرت اور دائمی زندگی کے متلاشی رہتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ
ابدی زندگی اور راحت عطا کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم
میں اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا:۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ
عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ
لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَهَا جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا
مَّدْحُورًا ۝
وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ
لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ
مَّشْكُورًا ۝
كُلًّا نُّمِدُّ هَٰؤُلَاءِ وَهَٰؤُلَاءِ مِنْ
عَطَاءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا

جو شخص (صرف) دنیا کا خواہاں ہو ہم
اس قسم کے لوگوں میں سے جس کو چاہتے
ہیں دنیا میں کچھ جلدی والا (دنیوی) فائدہ
دیتے ہیں۔ اس کے بعد اس کے لئے جہنم
(کا عذاب) مقرر کر دیتے ہیں جس میں وہ
الزام لگوا کر اور دھتکارا جا کر داخل ہوتا ہے۔
اور جن[1] لوگوں نے ایمان کی حالت میں آخرت
کی خواہش کی اور اس کے لئے اس کے
مطابق کوشش (بھی) کی تو (یاد رکھو ایسے
ہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائیگی۔
ہم سبھی کو مدد دیتے ہیں ان کو بھی (یعنی
دین والوں کو بھی) اور ان کو بھی (یعنی دنیا
والوں کو بھی) (اور یہ مدد) تیرے رب کی
عطا میں سے ہے اور تیرے رب کی عطا

---

[1] هٰؤُلَاءِ کا لفظ مفرد اور جمع دونوں کے معنی رکھتا ہے
ہم نے جمع کے معنی کئے ہیں

(کسی خاص گروہ سے) روکی نہیں جا سکتی

ان آیات میں دنیا کے تلاشی اور دین کے
تلاشی کا موازنہ اور اس کے نتائج سے آگاہ کیا
گیا ہے۔ اور دو طبقات کا ذکر ہے۔ ایک تو وہ
جن کی ساری کوشش دنیا کے حصول میں لگی رہتی
ہے اور ایک وہ جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے
اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے
قویٰ اور استعدادوں کے مطابق اپنی کوششوں
کو انتہا تک پہنچانے والے ہوتے ہیں (سعیھا
سعیھا کے معنی یہی ہیں کہ اپنی کوششوں کو انتہا
تک پہنچانا اور اپنے مقصود کے حصول کے لئے کوئی
کمی نہ کرنا) سو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ
نے انسان کو جو قویٰ اور استعدادیں عطا فرمائی ہیں۔
(اور یہ بھی درست ہے کہ ہر انسان کی استعدادیں مختلف
ہیں) انہیں کے مطابق انسان کا محاسبہ ہوگا۔ مثلاً
اگر کسی شخص کو صرف ایک سیڑھی چڑھنے کی طاقت
ہے اور وہ سیڑھی چڑھ لیتا ہے۔ اور دوسرے کو سو
سیڑھیاں چڑھنے کی طاقت تو ہے۔ لیکن ۹۹ سیڑھیاں
چڑھ کر تھک کر بیٹھ جاتا ہے۔ تو ایک سیڑھی چڑھنے
والا یقیناً ہمارے احکم الحاکمین کے حضور
زیادہ اجر کا مستحق قرار پائے گا (حدیث۔ غریب مسکین
گرد الا انسان کے منہ سے بات نکلی ہوئی کو اللہ تعالیٰ
پورا فرما دیتا ہے)

میں نے بنی اسرائیل کی جو آیات ابھی تلاوت
کی تھیں ان میں دیندار اور دنیا دار انسان کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوششوں اور ان کے نتائج کا موازنہ کرنا مقصود تھا۔ یہ بات نہیں کہ دین دنیا پر مقدم کرنے والا دنیا سے محروم کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ سورۂ حٰمٓ سجدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۝

(آیات ۳۱ تا ۳۳)

وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے۔ ان پر فرشتے اتریں گے۔ یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو۔ اور اس جنت[1] کے ملنے سے خوش ہو جاؤ۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس (جنت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا۔ اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔ یہ بخشنے والے (اور) بے انتہا رحم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقرب اور پاک بندوں کو دونوں جہان ہی بخش دیتا ہے اگر نیت صرف اور صرف رضاء الٰہی کے حصول اور خدمت دین اور تقوے کی راہوں پر قدم مارنے کی ہو۔ دنیا تو لونڈی کی طرح خدا کے ایسے بندوں کے پیچھے پیچھے چلتی ہے۔ خدا کے بندے دنیا کے پیچھے نہیں بھاگتے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی ایک نظم میں اس مضمون کو قلم بند فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

نہیں انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے
تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یار غم گسار
سایہ بھی ہو جائے ہے اوقاتِ ظلمت میں جدا
پر رہا وہ ہر اندھیرے میں رفیق و غم گسار
وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار
یہ وہ گل ہے جس کا ثانی باغ میں کوئی نہیں
یہ وہ خوشبو ہے کہ قرباں اس پہ ہو مشکِ تتار

---

[1] قرآن مجید میں دو جنتوں کا ذکر ہے دنیاوی اور اخروی اس جگہ جنت سے ہر دو مراد لی جا سکتی ہیں۔

واہ رے باغ محبت موت جسکی رہگذر
وصل یار اس کا ثمر پر اہ گر ہو سکے ہیں فدا

میرا یہ مضمون مکمل نہیں ہو سکتا اگر ایک تربیت کرنے والے اور تربیت یافتہ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ نہ کیا جائے۔ قرآن کریم میں اس واقعہ کا ذکر ان الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝
فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝
فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ
قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى
فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ
فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ
يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ
سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ
الصّٰبِرِيْنَ ۝
فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝
وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝
وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

ترجمہ (اور کہا) اے میرے رب مجھے نیکوکار اولاد بخش۔

تب ہم نے اس کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی۔

پھر جب وہ لڑکا اس کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے بیٹے میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے کہ (گویا) میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس تو فیصلہ کر اس میں تیری کیا رائے ہے (اس وقت بیٹے نے) کہا اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر تو انشاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔

پھر جب وہ دونوں فرمانبرداری پر آمادہ ہو گئے اور اس (یعنی باپ) نے اس (یعنی رضامندی ظاہر کرنے والے بیٹے) کو ماتھے کے بل گرا لیا۔[1]

---

[1] اس جواب کے اصل معنی یہ تھے کہ مجھے مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ کر آنے والا ہوں جو ایک قسم کی موت ہے اور یہ تعبیر لفظاً پوری ہوئی گو چھری سے ذبح کرنا لفظاً پورا نہ ہوا۔

[2] جو معنی ہم نے اوپر کے نوٹ میں بیان کئے ہیں وہ قرآنی الفاظ کے خلاف نہیں۔ کیونکہ قرآنی الفاظ میں بھی استعارۃً "مکہ" میں اسمٰعیل کے چھوڑ آنے کو موت کے

(باقی اگلے صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہم نے اس (یعنی ابراہیم) کو پکار کر
کہا اے ابراہیم!
تو اپنی رؤیا پوری کر چکا۔ ہم اسی طرح
محسنوں کو بدلہ[1] دیا کرتے ہیں۔
یہ یقیناً ایک کھلی کھلی آزمائش تھی۔

اور ہم نے اس (یعنی اسمٰعیل) کا فدیہ[2]
ایک بڑی قربانی کے ذریعہ سے دے
دیا۔ اور بعد میں آنے والی قوموں میں
اس کا نیک ذکر باقی رکھا۔
ابراہیم پر سلامتی نازل ہوتی ہے۔
ہم محسنوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے

بقیہ حاشیہ قائمقام بتایا گیا ہے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں حضرت اسمٰعیلؑ کا ظاہری طور پر ذبح کیا جانا نہ قرآن سے ثابت ہے اور نہ بائیبل سے۔ بائیبل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنے لگے تو انہیں آواز آئی کہ اے ابراہیم! تو اپنا ہاتھ لڑکے پر نہ چلا اور نہ اس سے کچھ کر کیونکہ میں اب جان گیا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے۔ اور پھر انہوں نے پیچھے نگاہ کی تو ایک مینڈھا دیکھا جسے انہوں نے اسمٰعیلؑ کی جگہ ذبح کیا (پیدائش باب ۲۲۔ نیز دیکھو نوٹ ۱۰۷)

حدیثوں میں بھی کہیں حضرت اسمٰعیلؑ کو چھری سے ذبح کرنے کا ذکر نہیں بلکہ یہی ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو اور ان کی والدہ کو مکہ میں چھوڑ آئے تھے۔ اور پھر جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جوان ہو گئے اور شکار کے لئے جنگلوں میں جانے لگ گئے تو اس زمانہ میں حضرت ابراہیم فلسطین سے ان کو ملنے کے لئے گئے تھے۔

[1] یعنی تو اور تیرا بیٹا قربانی کے لئے تیار ہو گئے اور اس طرح خدا تعالیٰ نے تم کو قرب کا مقام بخشا جو محسنوں کا بدلہ ہے۔

[2] یاد رکھنا چاہیئے کہ بنو اسرائیل کہتے ہیں کہ قربانی کے لئے اسحاق کو چنا گیا تھا اور وہی پلوٹھا تھا مگر قرآن کریم اس کے خلاف اسمٰعیل کا نام لیتا ہے اور وہی سچا ہے۔ کیونکہ بائیبل کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو وہ کہتی ہے کہ پلوٹھا یعنی سب سے بڑا بیٹا قربان ہوگا اور سب سے بڑا بیٹا خود بائیبل کے قول کے مطابق اسمٰعیل تھا نہ کہ اسحاق (پیدائش باب ۱۶ آیت ۱۸) پس جہاں جہاں بھی قربانی کے ذکر میں کسی بیٹے کا ذکر ہے، وہاں مراد اسمٰعیلؑ ہے نہ کہ کوئی اور۔ جب حضرت اسمٰعیلؑ نے قربان ہونے پر آمادگی ظاہر کی تو چونکہ خواب کی اصل تعبیر یہ تھی کہ اسمٰعیلؑ کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ آؤ، خدا تعالیٰ نے الہام کیا کہ ظاہری قتل کے مقابلہ میں جنگل میں رہ کر بروقت کی موت قبول کرنا بہتر فدیہ ہے اور تم اور تمہارا بیٹا اس فدیہ کو قبول کرو تو خدا تعالیٰ کے مقرب ہو جاؤ گے اور سمجھ لیا جائے گا کہ تم نے اپنے بیٹے کو ذبح کر دیا ہے اور تمہارے بیٹے نے اپنی خوشی سے ذبح ہونا منظور کر لیا ہے۔

ہیں۔

وہ یقیناً ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔

تربیت کرنے والے اور تربیت یافتہ کا یہ نمونہ ہر دو باپ بیٹے کا اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور کامل یقین کا آئینہ دار ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کے حکم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو سمجھا اس پر آپ بھی راضی آپ کا بیٹا بھی راضی۔ ادھر وہ قدرشناس آقا جو اپنے بندوں کی کسی قربانی کو ضائع نہیں کرتا اور اس کی طرف سے جو اجر عطا کیا جاتا ہے۔ اس کی قربانی سے کوئی نسبت بھی تو نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے باپ کا بیٹے کو قربان کرنے کا ہی معاملہ تھا نہ؟ مرنا تو ہر ایک نے ہے۔ یہ کوئی انوکھی یا انہونی بات تو نہ تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جو اجر عطا ہوا۔ اس کی گہرائی اور وسعت کو دیکھئے کہ ہر ملک میں بسنے والے مسلمانوں کو قیامت تک اس قربانی کی یاد تازہ رکھنے کی ہدایت ملی۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس واقعہ اور اس عہد سے سبق سیکھے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں ہمیشہ سکھ حاصل رہے۔ اور ہمارے مرنے کے بعد بھی ہماری عیدیں ختم نہ ہوں۔ تو ہمیں خدا کی راہ میں اپنے بچوں کو قربان کرنے کے لئے تیار رکھنا چاہیئے اور انکی اس رنگ میں تربیت کرنی چاہیئے کہ وہ اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے کسی مشقت اور تکلیف سے خوف نہ کھائیں۔ اگر اس واقعے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم یہ سبق سیکھ لیں تو ہمارے مرنے کے بعد ہماری عیدیں ختم نہ ہونگی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر بھی یہی ذمہ داری ڈالی گئی ہے اس کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ خود بھی اور ہر آنے والی نسل اگلی نسل کو یاد دلاتی رہے۔ کہ ہماری منزل اور ہمارا مقصود کیا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ایک الہام میں اللہ تعالیٰ نے اس منزل اور اس مقصود کی نشاندہی کر دی ہے اور وہ یہ کہ

"وقت تو نزدیک رسید و پائے
محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد"

"Go forth as thy
time has arrived
and the feet of
Muslims will be
planted firmly on
a strong Tower"

سو یاد رکھیں کہ منزل کٹھن ضرور ہے۔ لیکن ناممکن الحصول نہیں۔ کیونکہ یہ الٰہی نوشتہ ہے یہ خدائے برتر و توانا کا فیصلہ ہے۔ یہ اسی قادر ہستی کا وعدہ ہے جو کُن فیکون کی طاقت رکھنے والا ہے۔ جس کا حکم ٹالنے کی کسی کو طاقت نہیں اور جس کے فضل کے آگے کوئی روک کھڑی نہیں کی جا سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے جو وعدے فرمائے ہیں وہ ضرور پورے ہو کر رہیں گے لیکن یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مامور اور مرسل کے زمانہ سے جتنا بُعد ہوتا جائے گا۔ تربیت کا کام مشکل اور زیادہ توجہ کا محتاج ہوتا جائے گا۔ اب جس بوجھ کو اٹھانے کے لئے جتنی طاقت چاہیئے اتنی ہی استعمالی کرنی پڑے گی ورنہ وہ بوجھ اٹھایا نہیں جا سکے گا۔ یہ امر ہمارے روزمرہ کے مشاہدہ میں ہے۔ کہ اگر ایک چھٹانک وزن اٹھانے کی ضرورت ہو تو اسی کے مطابق ہماری طاقت خرچ ہوتی ہے۔ اور اگر ایک من وزن اٹھانا ہو تو اس کے مطابق انسانی قویٰ قوت مہیا کرتے ہیں۔ سو نور نبوت سے جس قدر منور ہوتا جائے گا۔ اندھیرے اور سائے بھی پھیلے ہوتے جائیں گے۔ اور ان اندھیروں کو دور کرنے اور مناسب روشنی مہیا کرنے کے لئے اسی قدر طاقت مہیا کرنے کی ضرورت ہوگی۔

اب یہ جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ اپنی ہر نسل میں درستگی اور چراغ پیدا کرتے چلے جائیں۔ [illegible] کو پھینکنے نہ دیں اور اسلام اور احمدیت کے منور چہرہ پر کبھی بھی کسی [illegible] قیامت تک کوئی [illegible]

اور آپ اس فوج کے سپاہی ہیں۔ اور یہ بات تو ایک معمولی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ بغیر ٹریننگ کے کوئی سپاہی جنگ نہیں لڑ سکتا۔ اسی لئے امن کے زمانہ میں بھی فوجوں کو بڑی سخت ٹریننگ دی جاتی ہے۔ یہی تربیت کا مفہوم اور یہی تربیت کے معنی ہیں۔ اپنی اور اپنی ہر آنے والی نسل کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ تا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے۔ اور آسمان کی چوٹیوں سے بھی عرف محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہی لہراتا نظر آئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی یہ تقریر انشاء اللہ عنقریب کتابی صورت میں بھی شائع کی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ دوستوں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

بیرونی ممالک میں جو پاکستانی مبلغین تبلیغی جہاد میں مصروف ہیں۔ وہ اس تقریر کے مشتملات کو احباب جماعت تک اس رنگ میں پیش فرمائیں کہ والدین اپنے بچوں کی صحیح تربیت میں کوشاں ہو کر انہیں سلسلہ کے لئے اور انسانیت کے لئے بہتر وجود بنا سکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ اپنی زندگیوں کو ہمیشہ بہتر سے بہتر بنانے کی سعی میں مصروف رہیں۔ اور اپنی اولادوں کی بھی صحیح تربیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تعلیم و تربیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امام بخاری علیہ الرحمۃ کی کتاب بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہا گیا ہے کہ خداوند قدوس کی کتاب قرآن کے بعد یہ سب سے صحیح کتاب ہے۔ امام بخاری کی اس کتاب میں ستر ہزار دو سو پچھتر احادیث ہیں۔ کتاب کا دوسرا باب ایمان کے بارے میں ہے۔ اور تیسرا علم کے بارے میں۔ اس بارے میں امام صاحب مختلف احادیث لائے ہیں۔ جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کا پتہ چلتا ہے۔ جو آپ امت کی تعلیم کے لئے اختیار فرماتے۔

اگر عبادت خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ذریعہ ہے تو تحصیل علم اور دانش و خرد یعنی فقہ کو احادیث میں عبادت سے افضل قرار دیا ہے کہ علم آپ کو وہ معرفت اور طریق سکھاتا ہے۔ جو اس قرب کا موجب بنتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ طالب علم کے راہ کی رکاوٹوں کو خدا دور کرتا ہے عزم صادق اور ہمت راسخ اور خدا سے استمداد چاہیے پھر فرشتے بھی طالب علم کے قدموں تلے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا ترجمہ ہے

علم و تعلّم

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہؓ بھی مسائل دریافت فرماتے۔ آیات قرآنیہ، اور مسائل کی وضاحت چاہتے۔ بعض صحابہ ادب اور حیا سے خود دریافت نہ کرتے۔ انتظار کرتے کہ کوئی دوسرا آکر سوال کرے تو ہمیں علم ہو جائے۔ اور بعض علم کے بارے میں بے تکلفی سے دریافت فرماتے۔ احادیث میں دونوں قسم کی مثالیں آتی ہیں امام بخاری نے ایک باب باندھا ہے۔ الحیاء فی العلم کہ علم میں سوال نہ کرنا کہ حیاء کے ایک معنی رکنے کے ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ انصار کی عورتیں بہت اچھی عورتیں تھیں۔ انہیں بیاہ علم کے بارے میں پوچھنے سے منع نہ کرتا تھا۔ حضرت ام سلیم ایک بار آئیں اور یوں گفتگو کا آغاز کیا۔ یا رسول اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے رکتا نہیں۔ ان اللہ لا یستحی من الحق اور اس کے بعد مسئلہ پوچھا۔ لیکن حضرت

علیؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ مجھے ایک تکلیف تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت داری کی وجہ سے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ سکتا اور اس انتظار میں تھا کہ کوئی دوسرا آئے اور یہ مسئلہ دریافت کرے۔ چنانچہ امام صاحب نے دو مختلف ابواب کے تحت یہ دونوں حدیثیں درج کی ہیں۔ کہ اگر کوئی علمی بات ہو تو بعض طبیعتوں کو ادب اور حیا مانع ہوتا ہے بعض اس بارہ میں کوئی حجاب نہیں کرتے۔ اور یہ دونوں طریق اپنے اپنے مقام پر درست ہیں۔ ہاں ایسی احادیث بھی آئی ہیں کہ بڑوں کو جرگوں سے بچوں کی طرح چھوٹی چھوٹی باتیں پوچھنا مناسب نہیں۔

قرآن فرماتا ہے۔

لا تسئلوا عن اشیاء ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبد لکم تسؤکم

خود بھی غور کرنا چاہیئے کہ کثرت سوال غور و فکر کی عادت کو کم کرتا ہے۔ لیکن ایک طریق تعلم کا یہ بھی تھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ سے خود سوال کرتے۔ اگر صحابہؓ جواب نہ دے سکتے۔ تو آپ اس کی وضاحت فرماتے۔ ایک مشہور حدیث ہے کہ ایک بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بوچھا درختوں میں سے ایک درخت کی مثال مسلمان کی ہے۔ بتاؤ وہ کونسا درخت ہے۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ یہ درخت کھجور ہے اور اس کی ہر شے کا کام آتا ہے۔ پھل۔ پتے۔ لکڑی حتیٰ کہ کھجور کی گٹھلی تک بھی۔ لیکن میں سب سے چھوٹا تھا۔ اس لئے میں ادباً خاموش رہا۔ جب گھر آکر اپنے باپ حضرت عمرؓ سے اس کا ذکر کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم بتا دیتے تو مجھے بڑی خوشی ہوتی (بخاری باب الفہم فی العلم)

بچوں کی تعلیم و تربیت

اور احادیث سے اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں کہ صحابہ نے جہاں بڑی عمر میں تحصیل علم کیا کہ وہ ایسے وقت میں لائے تھے کہ جب ان کی عمر بڑی تھی تاہم تحصیل علم میں انہوں نے کوتاہی نہیں کی وہاں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ چھوٹی عمر میں بھی صحابہؓ نے تحصیل علم کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس کی عمر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت دس سال کی تھی۔ لیکن انہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل قرآن مجید کی بڑی بڑی سورتوں کا علم حاصل کر لیا تھا۔ حضرت زید بن ثابت نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر چھوٹی عمر میں بہت قلیل مدت میں سریانی سیکھ لی تھی۔ حضرت ابو قعدیہ اپنے قبیلہ میں سب سے چھوٹی عمر کے تھے۔ لیکن قرآن کریم کی تعلیم کی وجہ سے امام الصلوٰۃ وہ تھے۔

پیشہ وروں کی تحصیل علم

لیکن احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کام کی کثرت اور کسب معاش

تحصیل علم میں روک نہ تھا۔ حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ ہمارے مہاجر بھائی تو دن بھر تجارت کرکے روٹی کماتے۔ اور انصار اپنی زمینداری میں دن کو مصروف رہتے اس لئے رات کو تعلیم حاصل کرتے۔ اور حضرت ابوہریرہؓ جیسے ایثار پیشہ تو بھوک برداشت کرتے۔ فاقے کاٹتے لیکن مسجد نبوی جو اس وقت مکتب نبوی بھی تھا سے نہ اٹھتے کہ مبادا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائیں اور کوئی بات فرمائیں تو میں اس سے محروم رہ جاؤں۔ اسی طرح اصحاب صفہ بھی تھے۔ یہ دن کو جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتے اور بازار میں بیچتے اور رات کو قرآن مجید اور دین کی تعلیم حاصل کرتے۔ ان میں سے بعض کے نام بھی احادیث میں محفوظ ہیں۔ مثلاً عرباض بن ساریہ طنخہ۔

تعلّم کے لئے تکرار

بعض اوقات معلّم کے بعض الفاظ سامع سمجھ یا سن نہیں پاتا۔ اور یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض حاضرین ایک دفعہ کے کہنے سے بات کو اخذ نہیں کر سکتے اس لئے معلّم کو بات کو دوہرا دینا چاہیئے۔ امام بخاری نے باب باندھا ہے۔ من اعاد الحدیث لیفھم کہ جو بات کو اس لئے دوہراتا ہے تا سامع سن سکے اگر طالب علم کو کسی مسئلہ میں اشکال پیدا ہو تو اس کی وضاحت بھی طالب علم کو کروا لینی چاہیئے اس ضمن میں انہوں نے حضرت عائشہؓ کی ایک حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا

من حوسب فقد عذب

کہ جس کا حساب ہوا اسے سزا ملی ہی ملی۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا۔

فسوف یحاسب حساباً یسیراً

کہ وہ حساب تو بہت آسان ہوگا۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس آیت میں جس حساب کا ذکر ہے۔ یہ تو صرف پیشی ہے۔ جس کے حساب میں چھان بین ہوگی اسے سزا بھی ملے گی۔

(بخاری باب ھل یجعل للنساء یوم علی حدۃ فی العلم)

گھروں میں تعلیم و تعلّم کا سلسلہ

بچوں کی تعلیم و تربیت کی بڑی ذمہ داری ماں باپ پر بھی ہوتی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب باندھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

تعلیم الرجل امتہ و اھلہ

اپنے نوکروں اور اولاد کو تعلیم دینا ثواب کا مستحق ہے۔

اور مشورہ بھی ہے کہ خیرات گھر سے شروع ہونی چاہیئے۔ خیرات کیوں گھر میں تقسیم نہ ہو۔

Meeting the President of the Republic of Ghana

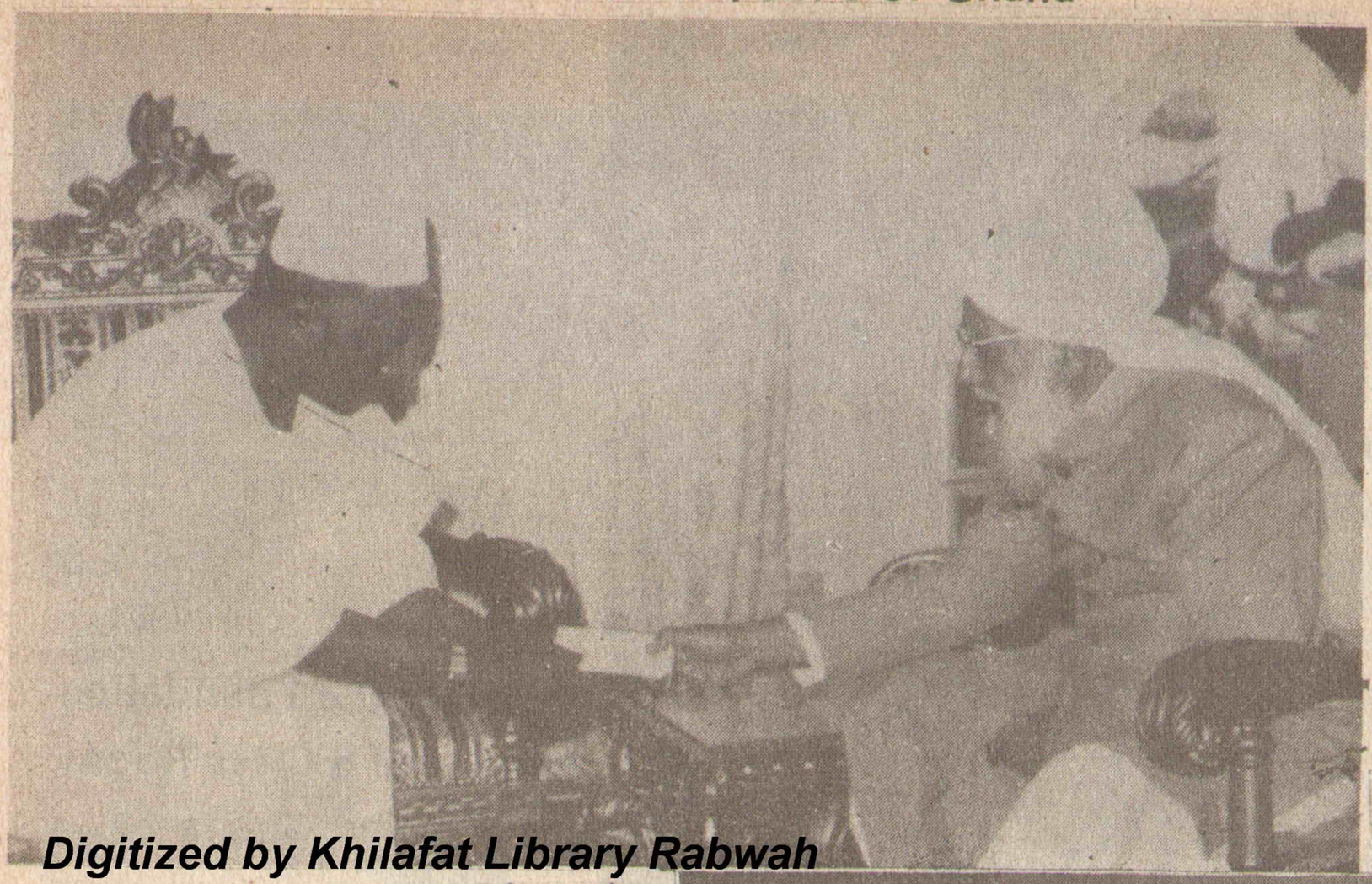

Unveiling the plaque of a mosque at Tema, Ghana

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غانا کے صدر صاحب سے ملاقات

غانا میں ایک مسجد کی تختی کی نقاب کشائی

Amirs of the Ahmadiyya Missions in West Africa with Huzur

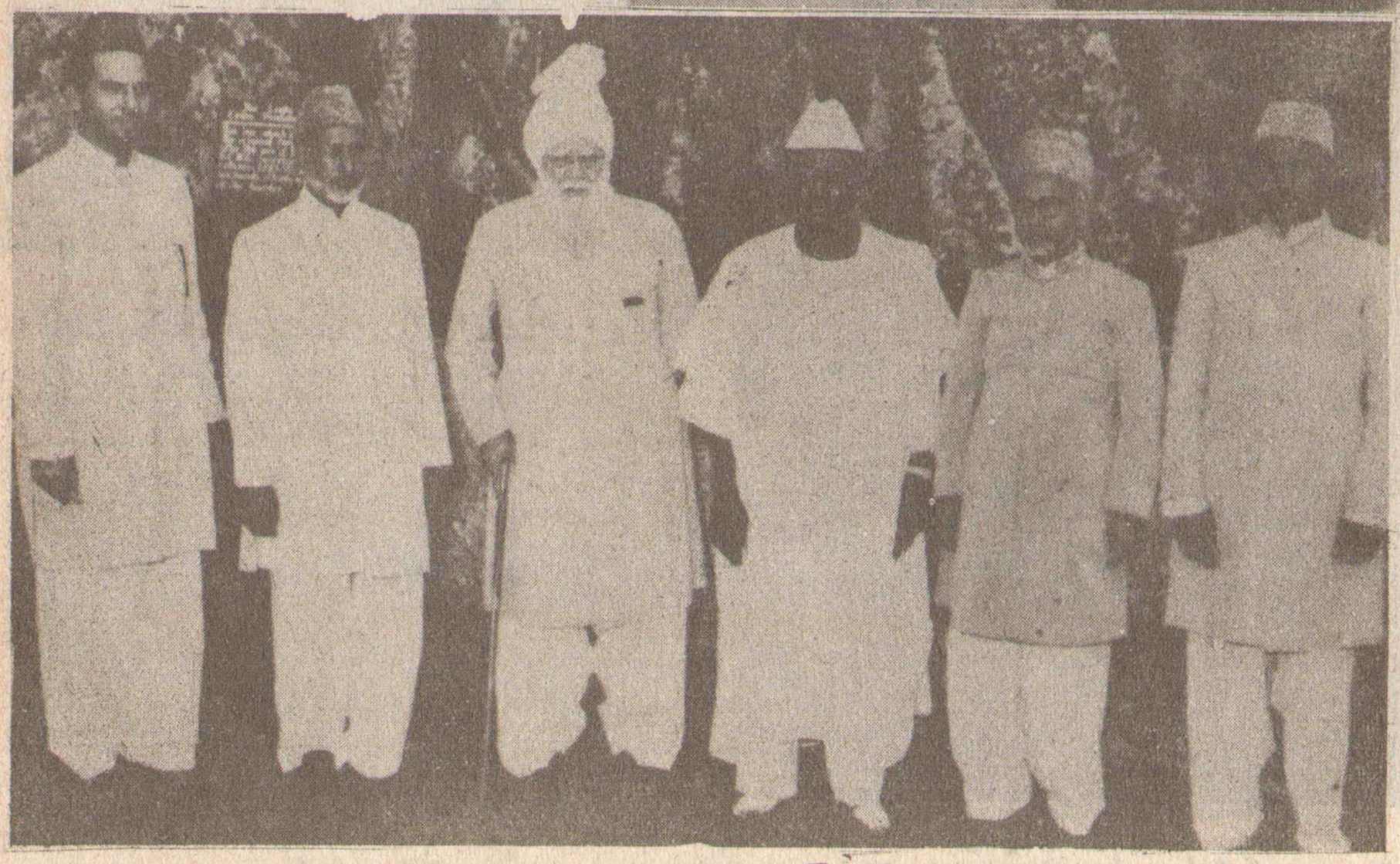

مغربی افریقہ کے مختلف ممالک کے امراء حضور کے ہمراہ

Huzur being introduced to non-Ahmadi friends at the Airport in Ghana

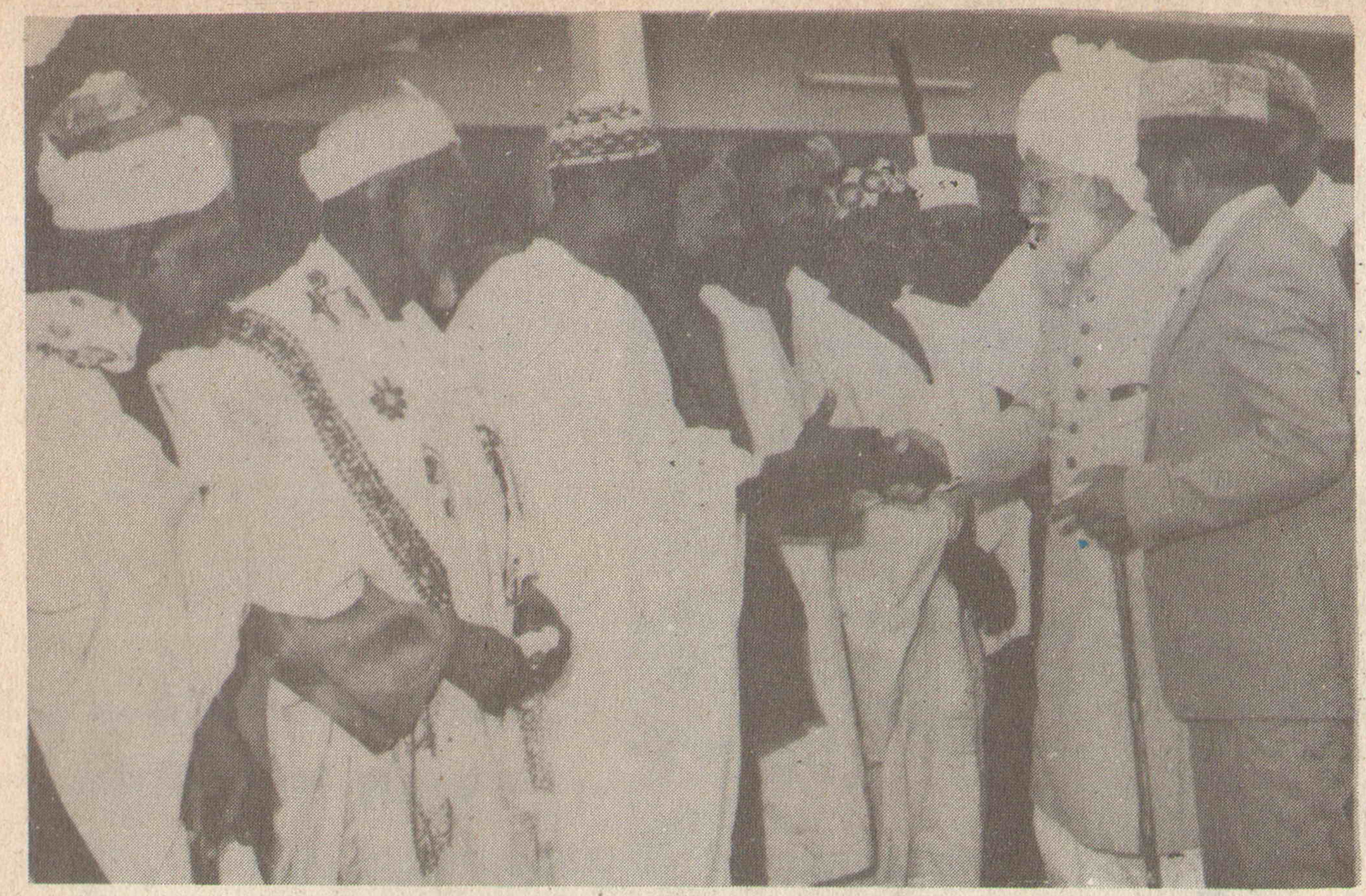

غانا کے ایئرپورٹ پر غیر از جماعت احباب سے تعارف

Visiting a patient at the Ahmadiyya Hospital, Asokore, Ghana

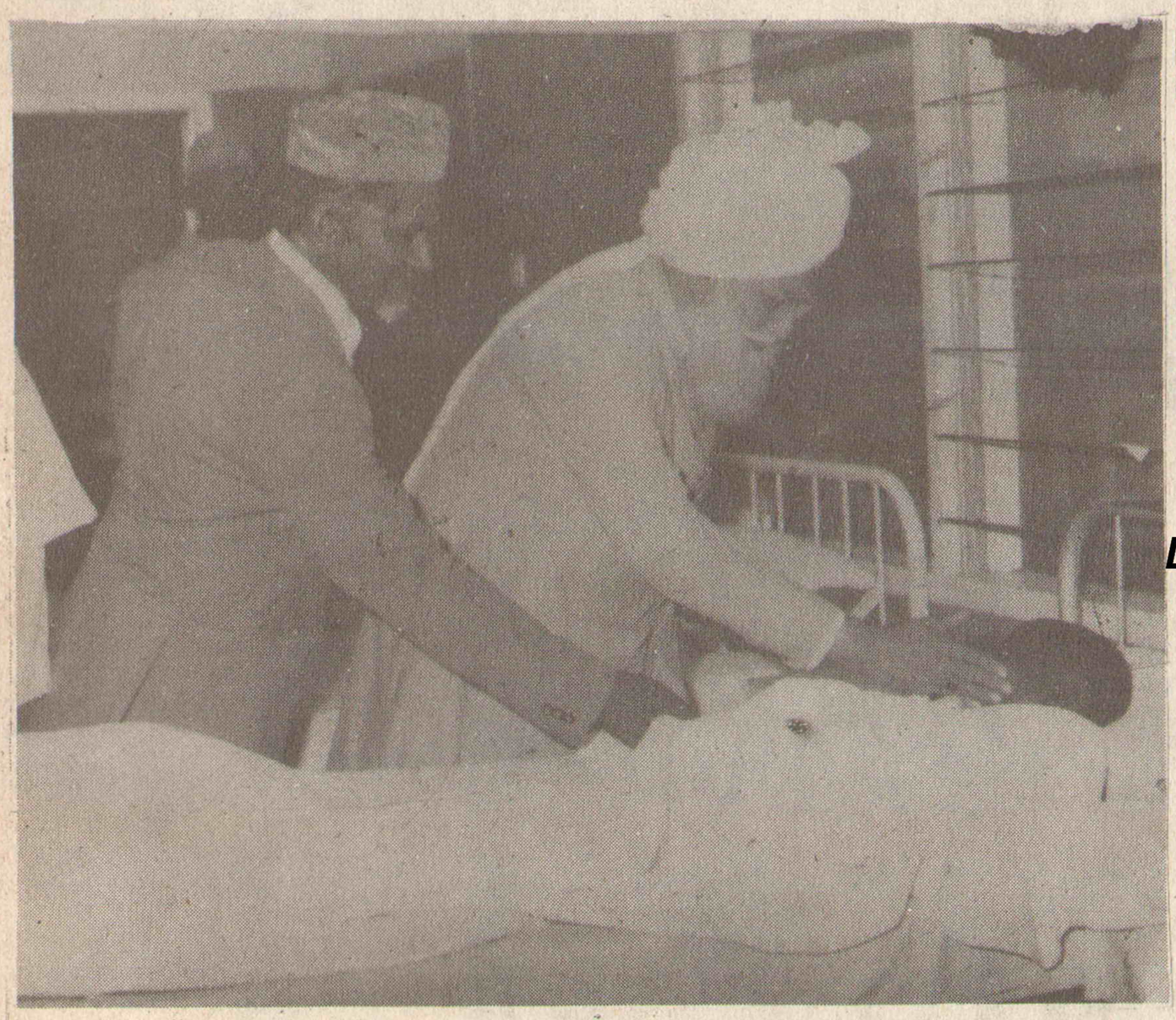

غانا میں ایک مریض کی عیادت فرما رہے ہیں۔

Laying the Foundation Stone of a Class Room at Potsin, Ghana

غانا میں ایک سکول میں ایک کلاس روم کا سنگ بنیاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

The late Maulana Abul Ata seen in the Centre. This picture was taken at Qadian in 1964 on the occasion of the Jalsa Salana.

Students and Teachers of the Tarbiyyiti Class in London.

سنہ ۱۹۶۴ء میں قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یہ تصویر لی گئی۔

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم

درمیان میں تشریف فرما ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Dr. A. Salam - Now the Nobel Laurietta - is seen second from the left, at the Ahmadiyya Mission House Lagos, Nigeria. He had gone to Ghana to attend the "World without Atom Bomb" Conference.

لنڈن میں پہلی تربیتی کلاس کے طلباء اور اساتذہ

بائیں سے دوسرے محترم ڈاکٹر عبدالسلام احمدیہ مشن ہاؤس لیگوس میں

The late Maulana J.D. Shams is seen presiding over a meeting, while the Editor, Tahrik-i-Jadid (Naseem Saifi) is addressing the Gathering.

Ahmadiyya Bookshop in Freeto wn, Sierra Leone. It helps the Mission to introduce Islamic literature to the public.

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم
ایک جلسہ کی صدارت فرمارہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

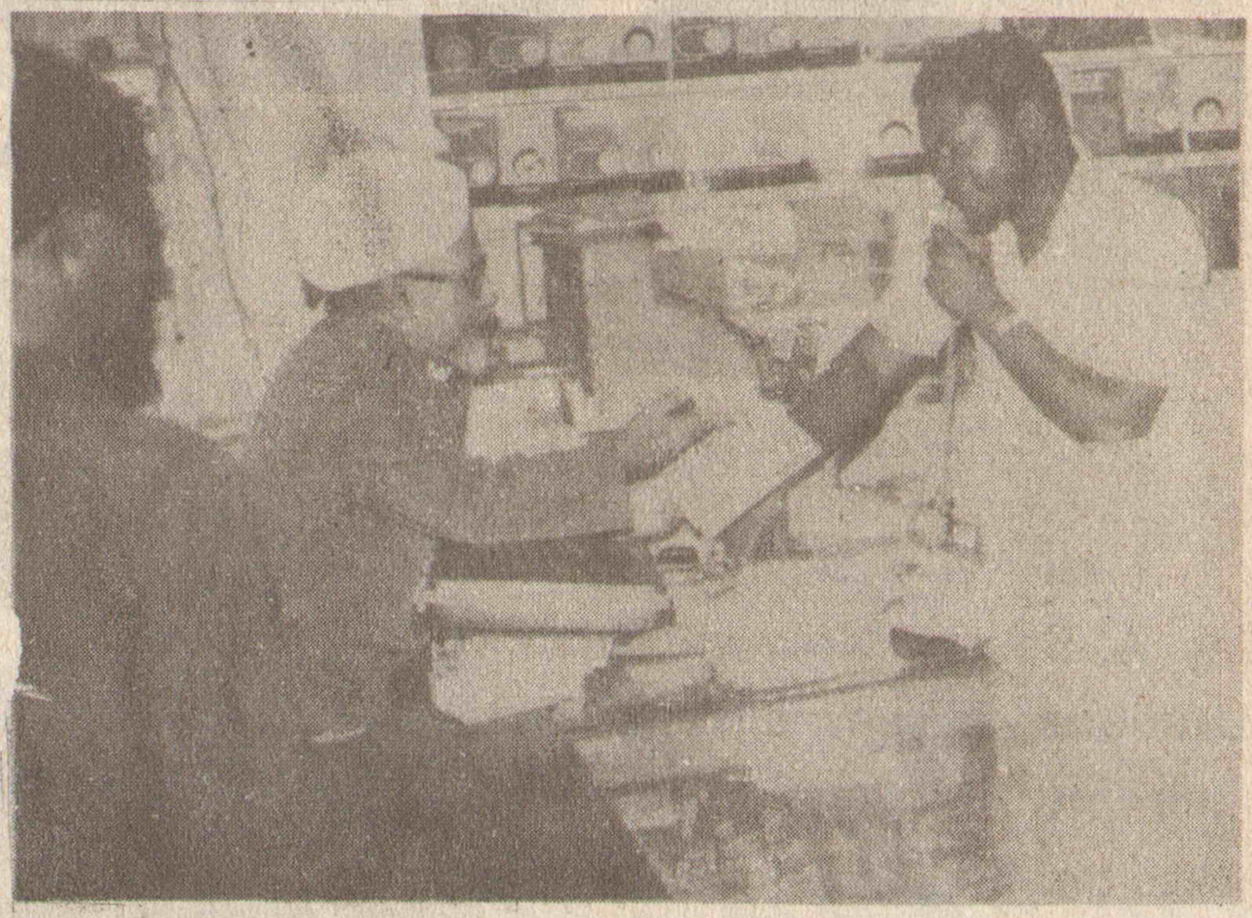

Sahibzada Mirza Mubarak Ahmad with Foreign Students of the Jamia Ahmadiyya. He hosted a Dinner For them.

احمدیہ بک شاپ فری ٹاؤن سیرالیون۔
اس کے ذریعہ لوگوں کو اسلامی کتب حاصل
کرنیکی آسانی مہیا کی جاتی ہے

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جامعہ احمدیہ کے ان طلباء
کے ساتھ جو بیرونی ممالک سے تعلیم کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک میں

حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطبہ جمعہ

---

۲۵ جولائی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نصرت جہاں میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:۔

حضور نے انگریزی اور اردو میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اپنے خطاب میں قرآنی آیات کی روشنی میں اسلامی معاشرے میں عورت کے بلند مقام کی وضاحت فرمائی۔ اس کے علاوہ حضور نے انسانی مساوات کے قرآنی اصولوں کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے احباب جماعت پر زور دیا کہ وہ پیار محبت اور ذاتی نمونہ سے کام لے کر اسلامی تعلیم غیر مسلموں تک پہنچائیں۔

مسجد فضل لنڈن میں تین ہزار احمدیوں نے نماز عید ادا کی

۵۔ یورپ کے کونے کونے سے احباب کی آمد

برطانیہ کے مشنری انچارج اور مسجد فضل لنڈن کے امام محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے الفضل کے نام مرسلہ کیبل گرام میں بتایا ہے کہ اس دفعہ نماز عید کی حاضری غیر معمولی طور پر زیادہ تھی۔ کیبل گرام کے مطابق خطبہ عید میں اس امر پر زور دیا کہ یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ اگرچہ روائتی عید سال میں دو بار آتی ہے۔ مگر ایک حقیقی مسلمان کی عید اس وقت ہوتی ہے جبکہ اس کا پیدا کرنے والا پاک پروردگار اس سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور اس کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ اس سے پہلے تمام احباب کو عید مبارک دیتے ہوئے ان کو اللہ تعالیٰ کی برکات اور رحمتیں حاصل کرنے کی دعا فرمائی

ناروے میں احمدیہ مشن اور مسجد کا شاندار تاریخی افتتاح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرانس۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ بنگلہ دیش اور ترکی کے سفارتی نمائندوں کی شرکت

یورپ بھر سے احمدیوں کا اجتماع۔ خطبہ جمعہ سے مشن ہاؤس اور مسجد کا باضابطہ افتتاح عمل میں آیا

اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص فضل و کرم سے یکم اگست بروز جمعہ ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں جماعت احمدیہ کے مشن اور مجلس کا افتتاح عمل میں آیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ مشن اور مسجد کا افتتاح نماز اور خطبہ جمعہ کی ادائیگی کے ذریعہ کیا گیا۔

یکم اگست کو جمعہ سے پہلے مشن ہاؤس میں ایک طویل اور نہایت کامیاب پریس کانفرنس منعقد کی گئی۔ اور اس کے بعد جمعہ کی مقدس عبادت کے ذریعہ مشن ہاؤس اور مسجد کا باضابطہ افتتاح عمل میں آیا۔

حضور نے خطبہ جمعہ انگریزی میں ارشاد فرمایا۔ اور اس تقریب میں شریک حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ اور یہ ان تمام لوگوں کے لئے کھلی ہے۔ جو کہ اس میں داخل ہو کر خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہیں۔ اس کے بعد قرآنی آیات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی ذات با برکات کے بارے میں ارشادات فرمائے اور بتایا کہ یہ وہ عظیم ذات ہے۔ جس کی ہم عبادت کرتے ہیں۔ اور ہم ایسا خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہی کر سکتے ہیں۔

خطبہ کے آخر میں قرآن کریم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعائیں پڑھیں جو انہوں نے بیت اللہ کے لئے کی تھیں۔

لنڈن میں عیدگاہ کیلئے جگہ حاصل کی جائے۔ حضور کا ارشاد

مسجد فضل لنڈن میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور انعامات کا تذکرہ اور جماعت کو ہدایات

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے لنڈن کی جماعت کو یہ تلقین فرمائی کہ وہ شہر سے باہر ایک موزوں قطعہ زمین حاصل کریں جسے بطور عیدگاہ استعمال کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ اس جگہ کو مختلف اجتماعات کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت ۸ راگست ۱۹۸۰ء کو لنڈن پہنچنے کے بعد مسجد فضل لنڈن میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے دی۔

برطانیہ کی جماعت کے ترجمان اخبار احمدیہ بلیٹن کے ستمبر ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں اس بارے میں خبر دیتے ہوئے بتایا ہے کہ اس جمعہ میں ڈیڑھ ہزار سے زائد احمدی احباب دور و نزدیک سے پہنچے ہوئے تھے۔ اس خطبے میں حضور نے اپنی صحت کے بارے میں بتاتے ہوئے فرمایا کہ وہ گزشتہ دنوں گردے کی تکلیف میں مبتلا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ڈاک کا بہت سا حصہ ابھی دیکھنا باقی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس لئے آئندہ چند دن تک وہ لنڈن میں یہ کام نمٹائیں گے۔ اور احباب سے ملاقاتیں بعد میں ہوں گی۔ تاہم حضور نے فرمایا کہ افریقہ، کینیڈا اور امریکہ کے دورے سے واپسی کے بعد وہ احباب کے ساتھ زیادہ وقت گزار سکیں گے۔

اس کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکات و افضال کا تذکرہ فرمایا۔ یہ انعامات خداوندی پچھلے دو سال سے جماعت احمدیہ پر ہوئے ہیں۔ ان میں سب سے اہم برطانیہ میں پانچ مراکز احمدیت کا حصول تھا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے۔ حضور نے اس ضمن میں جماعت برطانیہ کی کوششوں کو سراہا اور ان کے لئے دعا کی۔ بعد ازاں حضور نے اوسلو (ناروے) میں مشن ہاؤس کے افتتاح کا ذکر کیا اور فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و حمایت کا ایک اور نشان ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس مرکز کے

قیام میں بہت سی مشکلات اور رکاوٹیں پیش آئیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سب کو دور کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے سپین میں ساڑھے چار ایکڑ زمین کے حصول کا ذکر فرمایا اس میں قرطبہ کے قریب مسجد اور مشن ہاؤس کمپلکس تعمیر کیا جائے گا۔ حضور نے بتایا کہ عمارتوں کی تعمیر کا منصوبہ پہلے ہی مکمل کر لیا گیا ہے۔ حضور نے امید ظاہر کی کہ اگلے سال اس مشن ہاؤس کا باضابطہ افتتاح عمل میں آجائے گا۔

اس کے بعد حضور نے جماعت احمدیہ کے مقاصد دینیہ کی ترویج کے لئے دو اہم ہدایات فرمائیں۔ حضور نے جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے چھاپے گئے دو پمفلٹوں کی تعریف فرمائی۔ اور فرمایا چونکہ لاکھوں سیاح ہر سال اس ملک میں آتے ہیں۔ اس لئے ان میں سے ایک پمفلٹ جس کا نام ہے احمدیت کیا ہے؟ "what is Ahmadiyyat" اس کا دیگر زبانوں میں ترجمہ کیا جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عیدگاہ کے حصول کے بارے میں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اس جگہ کو نوجوانوں کی تربیت گاہ کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور غیر مسلموں کو احمدیت کا پیغام اس طرح بھی پہنچایا جا سکے گا کہ ان کو ایسے اجتماعات میں شریک کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے ابلاغ کی وہ مشکلات دور کرنے میں مدد ملے گی۔ جو کہ عموماً مختلف قوموں کے لوگوں سے سلسلہ کلام پیدا کرنے میں پیش آتی ہیں۔ اور اس طرح سے ہم کو اسلام کا پیغام تیزی سے پہنچانے کا موقعہ ملے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آخر میں احباب جماعت کو درخواست کی کہ وہ حضور کی مکمل صحت یابی اور اچھی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

کیا آپ نے رسالہ تحریک جدید کا چندہ ادا کر دیا ہوا ہے۔؟

آپ یہ رسالہ خود بھی پڑھیں اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنِ حکیم کے عجائبات

قرآن حکیم کتاب مکنون ہے۔ اس کا ہر ہر حرف درحقیقت روحانیت سے عبارت ہے۔ چونکہ یہ کتاب خدائے علیم و خبیر کی نازل کردہ ہے۔ اس لئے تاریخ عالم کے اسرار اس کی روشنی میں کھلتے ہیں۔ علم و حکمت کے موتی، حروفِ قرآن میں سیپ کی طرح بند ہیں۔ زمانے کی ہزار گردشوں کے بعد بے نقاب ہوتے ہیں۔ قرآنی حقائق حسب اقتضائے زمانہ کھلتے ہیں۔

کائنات کا مخفی جوہر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آئینہ کمالاتِ اسلام میں بڑی تفصیل سے یہ مضمون بیان کیا ہے۔ کہ قرآن حکیم کی رو سے سموات خالی فضا یا ٹھاپول نہیں بلکہ ایک جوہر لطیف ہے۔ جس میں آسمانی کرّے تیر رہے ہیں۔ گویا فضا میں کوئی مخلوق مادہ بھرا ہوا ہے۔ جس میں "سبح" یعنی تیرنے کی کیفیت ہے

قرآن حکیم کی رو سے مادے کی مختلف شکلیں ہیں۔ ایک شکل غیر مرئی ہے۔ جو کائنات کی فضاؤں میں بھری ہوئی ہے

كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ

کی آیت مبارکہ بتاتی ہے کہ اجرام اپنے اپنے فلک میں تیر رہے ہیں۔ گویا کسی جوہر لطیف کے سمندر میں مچھلیوں کی طرح اپنے مقررہ دائروں میں گھوم رہے ہیں۔

سائنسدانوں نے کہا کہ فضا ایتھر سے مملو ہے۔ ایتھر کیا ہے؟ محض ایک فرضی نام۔ نیوٹن نے ایتھر کو نظریۂ تجاذب میں سمویا۔ آئن سٹائن نے اضافیت کا نظریہ پیش کیا اور کہا۔

"جب ایک مچھلی سمندر میں تیرتی ہے تو آس پاس کے پانی کو ہلا دیتی ہے ایسے ہی کائنات کے کرے لچک دار فضاؤں کو متاثر کرتے ہیں"

ابھی تک کوئی عالم فطرت اس حقیقت کا کماحقہ

ادراک نہیں کر سکا کہ مادے کی ایک ایسی بھی شکل ہو سکتی ہے۔ جو نہایت لطافت اور لیاطت میں ہے وہ غیر مرئی ہے لیکن اس کا وجود مسلّم ہے کائنات کی بظاہر خالی فضائیں بباطن معمور ہیں اس جوہر لطیف سے۔ اس میں خلا نوردوں نے تیر کر بھی دکھا دیا۔ اس طرح سیوحیت سے دل بھر گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب دو ایک مثالیں تاریخ انبیاء کی ملاحظہ ہوں۔

منطق الطیر

قرآن حکیم کی ایک خصوصیت یہ ہے اس میں انبیاء کے قصے خود نبیوں کے محاورں اور استعاروں کے حوالے سے بیان ہوئے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام جس طرح ظاہری اقلیم کے بادشاہ تھے۔ ان کی باتیں تمثیل و استعارہ کا شاہکار تھیں۔

محاورہ سلیمان میں روح القدس کو ایک پاکیزہ پرندے سے تشبیہ دی گئی۔ اس کے بولنے کو پرندے کا بولنا کہا گیا۔ ایک غزل میں فرمایا۔

"اے میری کبوتری .... مجھے اپنا چہرہ دکھا مجھے اپنی آواز سنا۔ کیونکہ تو ماہ جبین اور تیری آواز شیریں ہے۔"

(غزل ۱ نغزلات ۲/۱۴)

اس خوبصورت تمثیل کی صدائے بازگشت ہمیں انجیل میں ملتی ہے۔

"اور جب سب لوگ بپتسمہ پاتے تھے اور یسوع بھی بپتسمہ پاکر دعا کر رہا تھا تو آسمان کھل گیا اور روح القدس جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند اس پر اترا اور آسمان سے یہ آواز آئی تُو میرا محبوب بیٹا ہے آج کے دن تو مجھ سے پیدا ہوا۔"

(لوقا ۳/۲۱، ۲۲ نیو انگلش بائبل کا تبادل ترجمہ برحاشیہ)

اس امر کا مزید ثبوت کہ روح القدس کو محاورۂ سلیمانی میں پرندے سے تشبیہ دی گئی یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے خیمہ اجتماع یعنی عبادت گاہ میں ایک مقدس جگہ مخصوص تھی۔ جہاں لوگ دعائیں کرتے اور خدا کے کلام سے مشرف ہوتے۔ اسی نسبت سے اس کے اوپر ایک پنکھوں والے کروبی یعنی "طائر لاہوتی" کی تمثال کھڑی کی جاتی۔

حضرت سلیمانؑ نے جب خدا کا گھر بنایا تو اس میں الہام گاہ یعنی بیت الدعا بھی تھا جس میں روح القدس کی تمثال طائر لاہوتی کی شکل میں بنائی گئی۔ اس کے پنکھوں اور پیروں کے نیچے صلحاء خدا کے کلام کی آواز سنتے تھے۔ یہ گویا روح القدس کی تمثال ہے۔ جب حضرت سلیمان بادشاہ ہوئے تو اس وقت مشکل نہیں تھا۔ خیمہ حضوری تھا آپ

صلحاء بمعیت خیمہ حضوری میں طائر لاہوتی کے پنکھوں کے سایہ میں دعاؤں کے لئے تشریف لے گئے لکھا ہے۔

"اور اس رات خدا سلیمان پر ظاہر ہوا اور اس سے کہا مانگ میں تجھے کیا دوں۔

سلیمان نے خدا سے کہا ..... مجھے حکمت اور معرفت عنایت کر۔"

(تواریخ دوم ۱/۱۳-۱۰)

اس موقعہ کے لئے قرآن حکیم میں یہ آیت مبارکہ ہے۔

اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا اور کہا اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے۔ اور ہر ایک چیز دی گئی۔ یہ صریح فضل ہے۔" (النمل ۱۵-۱۶)

منطق الطیر سے مراد روح القدس اور ملائکۃ اللہ کی آواز ہے۔ جو کہ حضرت سلیمان اور صلحاء امت سنتے تھے۔ اس حقیقت کو خیمہ اجتماع یا ہیکل کے اندر طائر لاہوتی (کروبی) کی تمثال میں پیش کیا گیا۔ حضرت سلیمان نے سریر آرائے حکومت ہو کر بتایا کہ ہم پر خدا کا کتنا بڑا فضل ہے۔ کہ ہم نعمائے روحانی کے وارث ہیں۔ فرشتوں کی آوازیں سنتے ہیں اور ہر ظاہری نعمت ہمیں میسر ہے۔ اس محاورۂ سلیمانی کو قرآن حکیم نے منطق الطیر کے الفاظ میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن حکیم میں اولی اجنحہ فرشتوں کا ذکر ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو دیکھا اس کے چھ سو پر تھے۔

(بخاری کتاب بدء الخلق حدیث ۳۰۰۵)

الہامی زبان میں فرشتے طائر لاہوتی ہیں حضرت سلیمان کا یہ محاورہ تھا جو کہ قرآن حکیم نے زندہ و تابندہ کر دیا۔ حضرت سلیمانؑ نے روحانی انسانوں کو فوج میں بھرتی کیا۔ اس رسالے کا نام طیر تھا اور اس کے کمانڈر کا نام ہدہد۔ یہ سب محاورات سلیمانی ہیں، جنہیں قرآن حکیم نے منکشف کیا۔

قوم نملہ

حضرت سلیمانؑ کے محاوروں میں قوم نمل خوراک جمع کرنے والی چیونٹیاں کو کہا گیا۔ کتاب امثال میں ہے۔

"اے کاہل مرد! چیونٹی کے پاس جا اس کی روشیں دیکھ اور عقلمند بن جا۔ اس کا کوئی رہبر کوئی داروغہ اور کوئی حاکم نہیں۔ وہ اپنی خوراک گرمی کے موسم میں مہیا کرتی۔ اور فصل کے وقت اپنی خوراک جمع کرتی ہے۔ اے کاہل مرد تو کب تک سوتا رہے گا۔"

(امثال ۶/۶-۹)

حضرت سلیمان جن حکما سے متاثر ہوئے ان

کے کلام کا نمونہ کتاب امثال میں ہے۔ ایک حوالہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah
ملاحظہ ہو۔

"چار ہیں جو زمین پر چھوٹی سے چھوٹی
چیزوں میں سے ہیں۔ مگر دانشمندوں
سے زیادہ دانشمند ہیں۔ چیونٹی جو
بے طاقت گروہ ہے۔ لیکن گرمی میں
وہ اپنے لئے خوراک جمع کرتی ہے"

(امثال ۳۰/۲۴-۲۵)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ چیونٹی کی روش
پر خوراک کا ذخیرہ کرنے والے نملہ کہلائیں گے
عبرانی میں "نمالیم عم" ہے یعنی قوم نملہ
ارض شام کے شمال مغرب میں حقیقتاً ایک
ایک ایسی قوم آباد تھی جو فصل کو ذخیرہ کرنے اور
اسے محفوظ کرنے کے لئے مشہور تھی۔ حضرت
سلیمان نے اپنی پہلی مہم اس علاقہ میں روانہ کی۔
قرائن بتاتے ہیں کہ نملہ قوم یہی تھی۔ اس نے اطاعت
قبول کرلی۔ اور حضرت سلیمان کے لئے ذخیرہ کے
شہر آباد کر دیئے۔ اس طرح حضرت سلیمان نے
قحط اور غذا کے توڑے سے بچنے کے لئے قوم
نملہ کی خدمات سے فائدہ اٹھایا۔ بائیبل میں ہے

"سلیمان" حمات صوبہ" کی طرف گیا
اور اس پر غالب آیا ..... اور
ذخیرہ کے تمام شہر بھی اس نے
حمات میں بنا لئے"

(تواریخ دوم ۸/۳-۴)

دمشق سے ۱۲۰ شمال میں دریائے اردن کے
کنارے حمات شہر آباد تھا۔ اہل حمات نملہ کی طرح اپنی
خورد و نوش جمع کرنے والے تھے۔ وہ کاہل نہیں تھے
بلکہ چیونٹی کی روش سے انہوں نے سیکھ لیا اور
قوم نمالیم بن گئے۔ حضرت سلیمان کی اول مہم حمات
کی طرف تھی۔ قرآن کریم میں اس مہم کا ذکر بایں
الفاظ ہے۔

"یہاں تک کہ جب وادی نملہ میں
پہنچے تو قوم نملہ میں سے ایک شخص
نے کہا اے نملہ قوم اپنے اپنے گھروں
میں چلے جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس
کے لشکر (تمہارے حالات کو) نہ جانتے
ہوئے تمہیں پیروں کے نیچے مسل دیں"۔

(النمل ۱۹)

یہ عجیب بات ہے۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کے کلام حکمت میں نملہ بننے کی ترغیب ہے۔ محاورہ سلیمان
میں نملہ ایک بے طاقت قوم کو کہا گیا ہے

a people with no strength

نملہ ایک کمزور قوم ہے۔ لیکن ذخیرہ جمع کرنے
میں چاق و چوبند۔ عبرانی میں "نمالیم عم" یعنی قوم نملہ
کے الفاظ ہیں۔

تفسیر صغیر کا ترجمہ میں نے اوپر دیا ہے۔ حضرت
سلیمان علیہ السلام کے محاورہ کے کتنا قریب ہے۔

قرائن بتاتے ہیں کہ وادی النمل دراصل وادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حمات کا نام ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی مہمات کے دوران حمات مفتوح نہیں ہوا۔ حمات کے حکمرانوں نے ہمسایہ علاقہ کی فتوحات پر حضرت داؤد کو مبارک باد دی اور تحائف پیش کئے۔ (تواریخ اوّل ۱۸/۱۰-۱۱) اس طرح تعلق استوار کرلیا۔

حضرت سلیمان کے عہد میں یہ قوم پورے طور پر مطیع و منقاد بن گئی۔ حمات میں ذخیرے کے بڑے بڑے گودام بنائے گئے۔ دریائے فرات کی جانب مہم اوّل فتوحات میں سے ہے۔ یہ علاقہ سلطنت سلیمان کی آخری حد تھی۔ اس مہم میں دمشق کے شمال میں حمات کا صوبہ غیر مفتوح تھا۔ قرآن حکیم میں سب سے اول قوم نملہ کی اطاعت کا ذکر ہے۔ یہ اہل حمات تھے۔

یہ بیان ایک تاریخی حقیقت اپنے اندر رکھتا ہے۔

مسلمان جغرافیئین نے بھی لکھا ہے کہ وادی النمل ارض شام میں ہے۔

تانبے کا چشمہ

قرآن حکیم میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم کر دیا گیا۔ اور سلیمان علیہ السلام کے لئے عین القطر تانبے کا چشمہ بہا دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی بنائی ہوئی تانبے کی بھٹیاں آثار سے نکل آئی ہیں۔ ایک پوری فونڈری منکشف ہو چکی ہے۔ جس کے باعث حضرت سلیمان کو Copper King کے خطاب سے یاد کیا گیا

ورنر کیلر Werner Keller کی کتاب The Bible as History میں ایک پورا باب حضرت سلیمان کی بنا کردہ تانبے کی انڈسٹری پر ہے، جو کہ بندرگاہ ایلات کے قرب جوار میں دریافت ہوئی ہے۔ اس باب کا عنوان ہے Solomon the Copper King

علماء حیران ہیں بائیبل میں کہیں ذکر نہیں کہ حضرت سلیمان نے تانبے کی انڈسٹری بنا رکھی تھی۔ لیکن آثار سے سب کچھ منکشف ہو گیا ہے۔ کاش وہ قرآن حکیم کو دیکھتے۔ اس میں عین القطر کا ذکر ہے

اَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ (سبا ۱۳)

کے الفاظ میں ہم نے اس کے لئے تانبے کا چشمہ بگھلا دیا تھا۔

تفسیر صغیر میں اس پر نوٹ ہے۔

"یعنی تانبہ بگھلانے کی فیکٹریاں بنانے کی اسے توفیق دی تھی"

حضرت سلیمان علیہ السلام کا بنایا ہوا کاپر فیکٹری ایریا۔ جہاں تانبے کی مصنوعات تیار ہوتیں۔ بندرگاہ ایلات کے شمال میں منظر عام پر آ چکا ہے۔ اس طرح قرآن حکیم کی صداقت الم نشرح ہو چکی ہے۔

شید الگجراتی

دُعا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گُل و لالہ نے گلشن میں بصد رعنائی اے مولیٰ
کسی گُل پیرہن کی داستاں دہرائی اے مولیٰ

سرِ گلشن یہ تیری انجمن آرائی اے مولیٰ
بیاں کرتی ہے تیری وحدت و یکتائی اے مولیٰ

ہجومِ غم میں برقِ اشک جب لہرائی اے مولیٰ
تری رحمت کی بھی چلنے لگی پُروائی اے مولیٰ

کہاں ہم اور کہاں یہ تیرے فضلوں کی فراوانی
قدم لینے کو دیوانوں کے منزل آئی اے مولیٰ

فقیرِ راہ پر بھی اک اُٹھتی سی نظر فرما
عطا کر کشورِ دل کی اسے دارائی اے مولیٰ

سرِ منزل پہنچ کر سرخرو ہیں تیرے دیوانے
پشکتی ہی رہی سر راہ میں دانائی اے مولیٰ

حبیبِ کبریا کے نور سے دل کو منوّر کر
شریکِ بزمِ احمد ہو مری تنہائی اے مولیٰ

قسم تجھ کو تری شانِ کریمی کی رحیمی کی
نہ کرنا بزمِ اعدا میں مری رسوائی اے مولیٰ

محبت ہے کے پیغامِ نشاطِ شوق آئی ہے
زہے قسمت تمنائے دلی بر آئی اے مولیٰ

سرِ دار و رسن نذرانہ دے کے جانِ شیریں کا
ترے شیدا نے روداد وفا دہرائی اے مولیٰ

مکرم نصیر احمد خان صاحب ربوہ

بابِ تلطف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ مَیں کہ فردِ معاصی کا کچھ حساب نہیں
یہ تُو کہ پھر بھی تلطف کا بند باب نہیں

وفا کرے گی کوئی دم تو زندگی مجھ سے
نَفس ہوا ہی سہی موجۂ حباب نہیں

چمن میں کس گُلِ عارض کا بانکپن مہکا
کلی نہیں کہ جو کھِل کر بنی گلاب نہیں

جو چاہے دیکھ لے حُسنِ نظر نواز کی سمت
بہار کیا ہے ترے رُخ کا گر نقاب نہیں

ہے نکتہ سنج ترا دل مگر نہیں نمناک
گہر تو ہے مگر ایسا کہ جس میں آب نہیں

چڑھے ہیں شمر و زیاد و یزید کے لشکر
ہے کربلا تو وہی ابنِ بُوتراب نہیں

وہ ڈھل چکا ہے پہ اس میں کمی نہیں آئی
وفا جواں ہے مری گو مرا شباب نہیں

چلا رہا ہے ملامت کے تیر ہر ساعت
ترے ضمیر سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں

سنبھل کے رکھنا قدم گہرے پانیوں میں نصیرؔ
اطالیہ کا سمندر ہے یہ چناب نہیں

(اٹلی میں کہی گئی)

مکرم ثاقب صاحب زیروی

تخلیقِ بے مثال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو وجہِ کُن فکاں ہیں خدا کے حبیب ہیں
افضل ہیں کائنات میں سب سے نجیب ہیں

تقدیر کے دھنی ہیں ثُریّا نصیب ہیں
وہ لوگ جو حبیبِ خدا کے حبیب ہیں

رکھتی ہے اُن کی خوشبوِ معطّر مشامِ جاں
وہ ہم سے دُور رہ کے بھی کتنے قریب ہیں

پھیلا ہے نور ان کا فضائے بسیط میں
دنیا میں اُن کے رنگ عجیب و غریب ہیں

جن کا کوئی نہیں ہے وہ ہیں اُن کا آسرا
ان کی نظر میں ایک امیر و غریب ہیں

خلّاقِ دو جہاں کی ہیں تخلیقِ بے مثال
کیسے لکھوں کہ ان کے فضائل عجیب ہیں

اِک پل بھی دُور رہنا گوارا نہیں حضور
لمحاتِ غم ہمارے لئے اب صلیب ہیں

چشمِ کرم کشاؤ سوئے من نگاہ کن
کب سے نہ جانے سوئے ہوئے یہ نصیب ہیں

دل میں ہے ان کی یاد کی قندیل ضوفگن
کیا فکر ہے جو راستے ثاقب مہیب ہیں

مکرم عبدالمنان صاحب ناہید

این چشمۂ رواں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ دَورِ کج خرام وفا ناشناس ہے
ہے کون جس کو دردِ محبّت کا پاس ہے

ہو جذبِ شوق سرد تو راحت میں کیا مزا
گرما سکے تو دل کو اذیّت بھی راس ہے

اشکوں سے ہم نے شب کی سیاہی کو دھو دیا
ہر صبح تو ہمارے یقیں کی اساس ہے

دیکھو تو ہم نے پھول کھلائے چمن چمن
ہم سے ملے وہ جس کی طبیعت اُداس ہے

ہم آسمانِ نَو کے ستارے نئے سنئے
دیکھے ہمیں اگر کوئی انجم شناس ہے

"این چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم"
ساقی مجھے پلا مجھے شدّت کی پیاس ہے

نسیم سیفی

اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر بات عمل کے سانچے میں ڈھل کر بنی کتاب
یوں کر دیا ہے میں نے مرتب نیا نصاب

کچھ لوگ رہ نشیں ہیں رہِ انقلاب میں
کچھ لوگ اپنی ذات میں صد رشکِ انقلاب

وہ کم نظر ہے ذرّے ہیں جس کی نظر میں ہیچ
معیار ہے نگاہ کا ذرّوں کی آب و تاب

روشن ترے کرم سے ہوئے میرے رات دن
تو میرا ماہتاب ہے تو میرا آفتاب!

ارضِ سپین تجھ پہ کرم کی نگاہ ہے
پھر بارگاہ میں تری قسمت ہے باریاب

ہونے کو ہے ہجومِ رکوع و سجودِ شوق
کٹنے لگی ہے کوثر و تسنیم کی شراب

گونجے گی پھر فضا میں صدائے احد احد
ہر "آدم" ہوگا اسمِ محمدؐ کا ہمرکاب

میزان بن رہا ہے خرد کی، ترا سبق
تو نے کیا ہے روئے تشدد کو بے نقاب

وا ہو رہا ہے پھر سے درِ خانۂ خدا
کھل جائے گا ترقیٔ امن و اماں کا باب

یومِ حساب آنے کو آثار ہے نسیم
بہتر ہے تو خدا سے چکا لے ہمیں حساب

مکرم ثاقب زیروی صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرطبہ کی شام [1]

وہی حسین مناظر، جمیل نقش و نگار
وہی سکوت میں ڈوبے ہوئے حسین مینار

طلسمِ ہوش ربا گنبدوں کے سینوں میں
وہی خموش فضاؤں میں گرمیٔ گفتار

عروسِ شام کا جوبن اسی طرح عریاں
وہی فلک پہ رواں سرخ بدلیوں کی قطار

سنا رہے ہیں فسانے گئے زمانوں کے
ردائے کہنہ میں لپٹے ہوئے در و دیوار

یہیں سے پھوٹے تھے سوتے کبھی تمدن کے
یہیں سے پھیلے تھے دنیا میں علم کے انوار

کنارِ آب یہاں کشتیاں جلائی تھیں
بنامِ حق و صداقت اٹھے تھے کچھ جیدار

کچھ ایسی شان سے اترے تھے سرفروش یہاں
عدو سے رک نہ سکی ان کی جرأت یلغار

محیطِ صدیوں پہ وہ دورِ کامرانی رہا
فسانے جس کے لبِ دہر پر ہیں اب بھی ہزار

پھر ایسا وقت بھی آیا کہ مٹ گئے وہ نقوش
نہ ساز باقی رہا اور نہ ساز کی جھنکار

سیاہ رات ہوئی خیمہ زن چراغ بجھے
خزاں نصیب ہوئی لٹ گئی چمن کی بہار

مگر پھر آج وہاں ضو بکھرتی دیکھتا ہوں
جہاں کل اڑتا تھا ہر سمت ظلمتوں کا غبار

دلوں میں کھلنے لگے آج پھر گلِ توحید
شکستہ سازوں سے آنے لگی ہے پھر جھنکار

کرن امید کی آئی نظر اندھیروں میں
جو جاں بلب تھے سو ان کو زیست کے آثار

یہ ذوق و شوقِ نمو لی گلوں نے انگڑائی
اتر رہا ہے پھر اندلس میں کاروانِ بہار

نویدِ امن بنے گی یہ طرحِ نو ثاقبؔ
بڑھے گا اس سے زمانہ میں دینِ حق کا وقار

[1] ۱۶ اکتوبر ۹۸۶ء کو سپین (اندلس) میں اسلام کے دورِ ثانی کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھے جانے کی تقریب پر لکھی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پریس کانفرنسیں

حضرت امام جماعت احمدیہ کا پریس کانفرنسوں میں خطاب

یورپین ممالک میں بالخصوص اور دوسرے ممالک میں بالعموم عوام تک اپنی تحریک کو مؤثر طور پر پہنچانے کا واحد ذریعہ پریس ہی ہے۔ یورپ کے متعدد اخبارات ایسے ہیں جن کی روزانہ اشاعت کروڑوں میں ہے۔ ان اخبارات میں اسلام اور احمدیت کا تذکرہ ہو جانا معمولی بات نہیں ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے اپنے ممالک غیر کے دوروں میں پریس کی اہمیت کے پیش نظر اس ذریعہ ابلاغ سے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اس طرح آپ کی آواز جو درحقیقت اسلام کی آواز ہے یورپ کے کروڑوں باشندوں تک پہنچ گئی ہے۔ فالحمد للہ۔ اسی طرح افریقہ۔ امریکہ کینیڈا کے اخبارات۔ ریڈیو نشریات۔ اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ حضور کا پیغام ایک ہی دورہ میں کروڑوں افراد تک پہنچ گیا ہے۔ حضور کا پیغام کیا ہے؟ بس یہی کہ انسان انسان سے محبت کرنا سیکھے۔ اور اپنے خدا کو نہ صرف پہچانے بلکہ اس سے زندہ تعلق پیدا کرے۔ توحید پر قائم ہو جائے۔

آیئے آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی چند پریس کانفرنسوں کی جھلکیاں دکھائیں۔

۱۔ فرینکفرٹ ہاف میں پریس کانفرنس

۷ر جولائی ۱۹۸۰ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے فرینکفورٹ کے بلند پایہ ہوٹل فرینکفرٹ ہاف میں ایک پریس کانفرنس کو خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر مغربی جرمنی کے قومی اخباروں اور خبر ایجنسیوں کے ایک درجن کے قریب نمائندگان اور فوٹوگرافر موجود تھے۔

ایک صحافی کے سوال کے جواب میں کہ حضور کے نزدیک تیسری عالمگیر جنگ کو کیونکر روکا جا سکتا ہے حضور نے فرمایا:۔

"اس کے دو طریق ہیں ایک طریق تو وہ ہے جو بڑی قوموں نے اختیار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہے۔ اور وہ ہے تیسری عالمگیر
جنگ کو ٹالنے کا طریق۔ وہ سدِّ
باب کی بجائے خطرہ کو ٹالنے کی فکر
اور کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔
وہ زیادہ سے زیادہ مہلک
ہتھیار بنا کر ان کی ہلاکت
آفرینی میں روز بروز اضافہ کر کے
خوف اور دہشت کی فضا کو فروغ
دے رہے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس
طرح جنگ کا خطرہ ٹلا رہے گا اور
ایک دوسرے کی طاقت کے خوف
کی وجہ سے جنگ چھڑنے کی نوبت
نہیں آئے گی۔ ظاہر ہے کہ یہ طریق
خطرہ سے خالی نہیں۔ اس صورت
حال سے نجات کا دوسرا طریق یہ ہے
کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھنے اور
مفاہمت کے جذبہ کو فروغ دینے کی
کوشش کریں۔ ایک دوسرے سے
پیار کرنا سیکھیں۔ باہمی دوستی کی
فضا پیدا کریں۔ اور خود غرضی کی بجائے
پوری نوع انسانی کی فلاح کو مدّ نظر
رکھیں۔ صورتِ حال کی اصلاح کا یہی
اصل طریق ہے۔ اور اسی خطوط پر میں
اصلاح احوال کی مقدور بھر کوشش
کر رہا ہوں۔"

ایک صحافی کے سوال کے جواب میں کہ اسلام میں عورتوں کو مساوی حقوق حاصل نہیں۔ حضورؒ نے فرمایا۔

"اسلام بحیثیت انسان ہونے کے عورتوں کو مساوی درجہ دیتا ہے۔ قرآن کریم میں جو احکام دیئے گئے ہیں وہ الناس کو مخاطب کر کے دیئے گئے ہیں۔ اور عربی لغت میں الناس کا لفظ مردوں اور عورتوں دونوں پر اکٹھا بولا جاتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے شریعت کے اکثر و بیشتر احکام بیک وقت دونوں کو مخاطب کر کے دیئے ہیں۔"

ایک اور صحافی کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

"میں نے اپنی زندگی بنی نوع انسان کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ میرے دل میں نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کا ایک سمندر موجزن ہے اسی لئے میں انہیں راہ فلاح کی طرف جو بلاشبہ اسلام کی راہ ہے بلا رہا ہوں۔ یہاں بھی میں محبت کا پیغام لے کر آیا ہوں اور یہی ہے کہ انسان انسان سے محبت کرے۔ محبت کے نتیجہ میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ ہمیشہ محبت ہی غالب آتی اور تعصب کے

لئے خدا تعالیٰ سے شکست مقدر ہے"

مغربی جرمنی کے اخبارات نے اس کانفرنس کی رپورٹنگ کرتے وقت حضور ایدہ اللہ کے لئے "محبت کا سفیر" کے پیارے الفاظ استعمال کئے۔ (الفضل یکم اکتوبر ۱۹۸۰ء)

• ہوٹل زیورک میں پریس کانفرنس

۱۶ جولائی ۱۹۸۰ء کو احمدیہ مشن زیورک نے ہوٹل زیورک" میں ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا حضور نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یورپ میں یہ میرا ساتواں دورہ ہے۔ اور میرا احساس یہ ہے کہ رفتہ رفتہ اور درجہ بدرجہ میں اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب ہو رہا ہوں اور منزل مقصود قریب سے قریب تر آتی جا رہی ہے۔ میں انقلاب کے راستہ پر نہیں چل رہا۔ کیونکہ انقلاب خونریزی کے ذریعہ لایا جاتا ہے۔ جس کا میں شدید مخالف ہوں۔ میں جس راستے پہ گامزن ہوں وہ انقلاب کا نہیں بلکہ ارتقاء کا راستہ ہے۔"

پریس کانفرنس کے بعد حضور نے ایک ہفت روزہ اخبار کے ایڈیٹر کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا:۔

"پاکستان کے بعد سب سے زیادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی گھانا میں ہیں۔ وہاں کے لوگوں کے اندازے کے مطابق وہاں احمدیوں کی تعداد پانچ لاکھ سے زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ مغربی افریقہ کے دوسرے ممالک میں بھی جماعت سرعت سے ترقی کر رہی ہے۔"

• انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل ہیمبرگ میں پریس کانفرنس

۲۱ جولائی ۱۹۸۰ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہیمبرگ کے ہوٹل انٹرکانٹی نینٹل میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ سوالات زیادہ تر مسئلہ جہاد۔ اسلام کی مزعومہ بالجبر اشاعت۔ وفات مسیح اور اسلامی فرقوں کے باہمی اختلافات سے متعلق تھے۔ حضور نے فرمایا۔

"جہاد کی اسلامی اصطلاح کی رو سے سب سے افضل اور مقدم جہاد خود اپنے نفس کا جہاد ہے۔ دوسرے نمبر پر جہاد تمام ہے دلائل و براہین کے ذریعہ اسلام کی پُرامن اشاعت کا تیسرے نمبر پر اسلام نے دین کو بزور شمشیر مٹانے کی نیت سے حملہ آور ہونے والوں کے خلاف بعض شرائط کے ساتھ دفاعی جنگ کی اجازت دی ہے اور ایسی دفاعی جنگ کو بھی جہاد

قرار دیا ہے۔ جماعت احمدیہ جہاد کی ان تینوں اقسام پر ایمان رکھتی ہے۔"

(الفضل ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۰ء)

کیفے رائل ریسٹورنٹ لنڈن میں پریس کانفرنس

۱۴ اگست ۱۹۸۰ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے کیفے رائل ریسٹورنٹ لنڈن میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ انگلستان کے اکثر مشہور اخبارات کے نمائندے اس موقعہ پر موجود تھے۔ حضور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔

"یورپ میں صرف تباہ کن ہتھیاروں ہی کا ڈھیر نہیں لگ رہا بلکہ گھمبیر مسائل کا بھی ڈھیر لگ رہا ہے۔ اور میں اس دن کا منتظر ہوں۔ جب یورپ یہ کہہ اٹھے گا کہ اس سے اس کے مسائل حل نہیں ہو پاتے۔ تب اس وقت میں کہوں گا کہ ان مسائل کا حل اسلام موجود ہے۔"

دی آئرش سنڈے ورلڈ نے اپنی ۱۷ اگست کی اشاعت میں اس کانفرنس کی رپورٹنگ کرتے وقت لکھا۔

"ایک کروڑ افراد پر مشتمل مضبوط مسلمان مشنری تحریک آئرلینڈ کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کی تیاری کر رہی ہے تمام قوموں کو اسلامی عقیدے کے ماتحت لانے کے لئے کی جانیوالی کوششوں میں ایک حصہ یہ بھی ہے کہ قرآن کریم کا آئرش زبان میں ترجمہ کئے جانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ پچھلے ہفتہ لنڈن میں احمدیہ فرقہ کے راہنما امام جماعت احمدیہ نے مجھے بتایا کہ آئرلینڈ کو عیسائیت سے مسلمان بنانے کا منصوبہ اس عظیم مشنری یلغار کا ایک حصہ ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ کو بچایا جائے۔"

(الفضل ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے
ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبرز
۵۳ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور

ھو الشافی

چودھویں صدی رواں دواں

پندرھویں صدی میں بعزمِ جواں

قدیمی اوّلین

شہرۂ آفاق

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، مرض اٹھرا کی شکار
دکھی عورتوں کے بفضلِ خدا کامیاب علاج کے لئے
حضرت "حکیم نظام جان" کا نام ساری دنیا میں شہرت
پا چکا ہے۔ دواخانہ ان کے صاحبزادہ حکیم انوار احمد جان
کی زیرِ نگرانی
مصروفِ خدمت

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام - دواخانہ حکیم نظام جان

پتہ: حکیم انوار احمد جان چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ۔ فون ۵۳۹۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ تحریک جدید

۔ ماہنامہ تحریک جدید اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض قارئین ایسے ہیں کہ صرف اردو پڑھ سکتے ہیں اور بعض انگریزی پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن یہ بات بھی بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ اس کے قارئین کی بہت بڑی تعداد جو نوے پچانوے فی سے دونوں زبانیں جانتی ہے۔

اردو حصہ میں جماعتی تحریکات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات۔ بیرونی مشنوں کی کارگزاری اور دیگر اہم باتیں شامل کی جاتی ہیں۔

انگریزی حصہ میں تفسیر القرآن (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے فرزند موعود کی تفسیر کبیر سے) حدیث۔ ملفوظات بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ مذہبی مسائل حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات۔ تقاریر۔ ارشادات۔ دورے۔ مبلغین کرام کے مضامین۔ سکولوں اور ہسپتالوں کی کارکردگی وغیرہ۔ ہم آپ کے تعاون کے خواہاں ہیں خود بھی پڑھیں اور دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ چندہ صرف پانچ روپے۔ چھ ڈالر بیرونی ممالک۔ امریکہ دس ڈالر۔ مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

DAWAKHANA HAKEEM NIZAM JAN
(established Since 1911.)
CHAWK GHANTAGHAR GUJRANWALA
(CANWARJAN)
CHILDREN SPECIALIST AVAILABLE.

۔ نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کے لیے

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام (ھو الشافی) دواخانہ حکیم نظام جان ربوہ

بالمقابل ایوان محمود
فون ۴۰۶

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون نمبر ۷۳۹۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی میں جائیداد

کی

خرید و فروخت کے لئے

سلطان احمد طاہر ——— سلیمان احمد طاہر

پراپرٹی لنکس سے رابطہ پیدا کیجئے

۲۵ کمرشل ایریا ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴

ٹیلیفون ۵۴۶۳۸۱ ؛ ۵۷۲۳۸۲

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ اور سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن

ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور

فون ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی کانوں
اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں نیز سلنسر بکس
اور سلنسر پائپ کے لئے ہماری خدمات
سے فائدہ اٹھائیں۔

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰ منٹگمری روڈ لاہور

فون نمبر ۳۱۴۶۲

ہر قسم کا
کاغذ بکس بورڈ اور کتہ

بازار سے بارعائت خریدنے کے لئے
ہماری خدمات حاصل کریں۔ اور
دعا فرمائیں

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ لاہور۔ فون نمبر۔ ۶۳۸۴۹
فون گھر ملک عبداللطیف شکوہی فون ۶۲۵۱۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ

پاک ٹمبرز

۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور
فون دکان ۶۲۶۱۸۰
فون رہائش ۵۳۵۰۰
کو یاد رکھیں

آپ کو معلوم ہی ہے کہ
حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے اور خط و کتابت کے لئے اب اتنا پتہ
ہی کافی ہے۔
مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹
فون نمبر ۴۸۴۴ ۔ فون ربوہ ۶۳۸
نگران۔ حکیم عبدالحمید (درجہ اول)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ - راوی روڈ لاہور
— پر تشریف لاویں —
فون نمبر ۵۳۲۴۳۰ / ۶۰۲۲۰
رہائش - ۶۲۶۳۰
فیکٹری ایریا رچنا ٹاؤن - ۷۱۰۷۰۰
لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے
لئے ہم رابطہ پیدا کریں ؛

کپڑے کی مشہور دکان
الفردوس ۸۵ بی انارکلی لاہور
الفردوس شال مرچنٹ
ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کا مدارث لیں زنانہ
و مردانہ دھسے اور گرم سینہ تھوک و پیچون واجبی
داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کرتے شلواریں
سوٹ وغیرہ بھی مل سکتے ہیں۔
الفردوس شال مرچنٹ
۸۵ بی انارکلی لاہور

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر
خریدنے کے لئے
لائیڈ سائنٹیفک سٹور
گپت روڈ
فون نمبر ۶۴۵۰۰
— کو —
یاد رکھیں

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے
مشہور مجربات کے
سنہ ۱۹۱۱ء سے شہرہ آفاق
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰
فون نمبر ۴۴ ۴۸ ۷
ریونیو ۶۳۸
نگران حکیم عبدالحمید (درجہ اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah